ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اس رسالہ میں قرن الشیطان ابن سعود نجدی ملعون کا حال حرمین شریفین میں ظلم و ستم ڈھانے اور اس کے اقوالِ شرک و بدعت کا رد و ابطال و جواز بنائے قبب و اجر و ثواب زیارت و حفاظت قبور مشرّح بدلائل قرآن و حدیث بیان ہے۔

فتنۂ نجدیہ

یعنی

مظالمِ سعودیہ

از تالیف جامع علوم ظاہری و باطنی واقف رموز خفی و جلی قاطع کفر و بدعت ناصرِ دین و ملت حاجی الحرمین الشریفین حضرت مولانا

فقیر شاہ نور الہدیٰ صاحب دام فیضہ

مطبع رونہ بازار الیکٹرک پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ غلام الیین صاحب پرنٹر چھپا۔
اور مولوی نور الہدیٰ شاہ صاحب پبلشر نے ضلع گیا سے شائع کیا۔

18

گذارش

الوم ۱۵۰۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و اٰلہ واصحابہ اجمعین

امابعد مومنوں مسلمانوں، مقلدوں، مقبولوں، سُنیوں حنفیوں کے اوپر مخفی نہ رہے کہ یہ کتاب (فتنہ نجدیہ مظالم سعودیہ) جس کے پاس پہونچے۔ اس کو چاہیئے کہ مسلمانوں کو پڑھکر سنایا کریں۔ اور وہابیوں نجدیوں خبیثوں کے حال و حقیقت سے خبردار کرکے اُس سے اور اس کی فتنیات سے نفرت دلائیں جو نجدی کی تعریف کرے اُس سے دُور رہیں، اس کے قریب نہ جائیں، وہ وہابی، نجدی، سعودی مذہب ہے۔ اور سب مسلمان مردوں اور عورتوں کو چاہیئے کہ روزانہ شام و صبح بارگاہِ رب العلمین میں دعاء اور فریاد کریں کہ اللہ تعالےٰ نجدیوں ملعونوں خبیثوں کو غارت کرے سخت بلائے ناگہانی میں گرفتار ہوکر بُری موت سے اس کو جلد ہلاک کرکے فی النار جہنم پہونچائے۔ اللہ ایسے نجس اور ناپاکوں خبیثوں سے حرمین الشریفین کو بہت جلد پاک و صاف کردے

آمین ثم آمین

فریاد

زمان فتنے کا آپہونچا خبر لو یا رسول اللہ ۔ شیاطین نجد نے گھیرا خبر لو یا رسول اللہ
جناب سرورِ عالم سے نجدی بغض رکھتا ہے ۔ عداوت ہے قدیمانہ خبر لو یا رسول اللہ
گیا مکہ میں تھا شیطان بصورت شیخ نجدی کے ۔ شریک کافران وہی خبر لو یا رسول اللہ
بتایا بھید حضرت کا کرو تم قتل اے مکہ ۔ چھپے ہیں غار میں اس جا خبر لو یا رسول اللہ
زمانہ حضرت سرور میں بھی سردار نجدی کا ۔ مخالف سخت دشمن تھا خبر لو یا رسول اللہ
وہی شیطان نجدی پھر بشکل صورتِ انسان ۔ دوبارہ پھر وہ آپہونچا خبر لو یا رسول اللہ
کیا حرمین پر قبضہ نجس ناپاک نجدی نے ۔ زن و فرزند کو مارا! خبر لو یا رسول اللہ
کیا قتل عام طائف میں مسلمانوں بزرگوں کو ۔ گھسیٹا نعش کو پھینکا خبر لو یا رسول اللہ
لیا اسباب گھر لوٹا کیا بے خانماں سبکو ۔ نہیں کچھ رحم و ترس آیا خبر لو یا رسول اللہ
کئے سب منہدم قبے مزاراتِ مقدس کو ۔ یہ ہیں افعال نازیبا خبر لو یا رسول اللہ
مساجد اور مقابر اور مولد حضرت سرور ۔ مٹائے گنبدِ شہداء خبر لو یا رسول اللہ
کئے مسمار سب قبے مزار جنت البقیع ۔ نہ اہل بیت کو چھوڑا ! خبر لو یا رسول اللہ
ہوا میدان مزار پاک حسنین آلِ اطہر کی ۔ بتول فاطمہ زہرا خبر لو یا رسول اللہ
ہوئی بے حرمتی ازواج و اصحابوں کی قبروں کی ۔ نہیں کچھ خوف و شرم آیا خبر لو یا رسول اللہ
مٹی ہے کھٹکی قبہ مزار پاک خضرا کی ۔ ہے دشمن خاص کر تیرا خبر لو یا رسول اللہ
نبی کا ذکر جو کرتا ادب عظمت بجا لاتا ۔ یہ اُن کو بدعتی کہتا خبر لو یا رسول اللہ
زیارت قبر جو کرتا ہے کہتا یا رسول اللہ ۔ سبھی کو شرک ہے کہتا خبر لو یا رسول اللہ
مٹانا چاہتا ہے وہ تمہاری شان و شوکت کو ۔ بڑا دشمن ہے زہریلا خبر لو یا رسول اللہ
مٹائیگا وہ کیا نجدی پیارے وہ خدا کے آپ ۔ مٹانے سے نہ مٹنے کا! خبر لو یا رسول اللہ

تمہاری شان و شوکت کو بڑھایا حق نے ایسا   خیال و وہم سے بالا!   خبر لو یا رسول اللہ
تمہارا گر اشارہ ہو تو نجدی ہو تہ و بالا   وہ لے رستہ جہنم کا!   خبر لو یا رسول اللہ
تمامی ملک میں نجدی خلافت کا صلا باندھا   ہے گہرا مکر پھیلایا   خبر لو یا رسول اللہ
مقلد سنی و حنفی و مالک حنبلی شافعی   عداوت ان سے ہے رکھتا   خبر لو یا رسول اللہ
مذاہب دین و ایمان کے جو ہیں اقوال ائمہ کے   مٹانے پہ کمر باندھا   خبر لو یا رسول اللہ
ہے دشمن دین کا نجدی خبیث بے حیا مردود   ہے مذہب خارجی اس کا   خبر لو یا رسول اللہ
صدا آتی ہے لعنت کی ملائک حق و انسا کی   ہے نجدی سخت بے ہودہ   خبر لو یا رسول اللہ
سعودی نجد ملحد پر نہ کیوں لعنت کی بوچھاڑ   بڑا گستاخ ہے ڈھیٹا   خبر لو یا رسول اللہ
وہابی ہند کے نیچر مقلد سے یہ کہتے ہیں   زمانہ میرا آ پلٹا   خبر لو یا رسول اللہ
وہابی ہیں امارت میں جمعیت کے سبھی علماء   نہ آئیں گے مکر میں پھنسا   خبر لو یا رسول اللہ
سعودی کے عقائد پہ یہ سب ہیں متفق یکجا   گئے سب مؤتمر شور لے   خبر لو یا رسول اللہ
دیا فتوے گرانے کا جمعیت ہند کے علماء   کہ ناجائز ہے یہ قبہ   خبر لو یا رسول اللہ
سعودی نجد ملحد کو لقب غازی کا دیتے ہیں   مسلمان پر فتح پایا   خبر لو یا رسول اللہ
مسلمانوں کو مشرک اور کافر بدعتی کہتا   جہاد ان پر روا رکھا۔   خبر لو یا رسول اللہ
وہابی کہتے ہیں سنی کو ہیں یہ بدعتی ناری   ہے جائز مارنا ان کا   خبر لو یا رسول اللہ
عقائد باطلہ پر سب مسلمانوں کو چلنے کا   وہابی کا ہے یہ منشاء   خبر لو یا رسول اللہ
وہاں حرمین میں نجدی مٹائے سب آثر کو   مساجد بھی نہیں چھوڑا   خبر لو یا رسول اللہ
یہاں ہندو نے مسلم سے لڑائی پر کمر باندھا   مچا طوفان ہے ہر جا   خبر لو یا رسول اللہ
مساجد اور مقابر پر یہ ہندو حملہ آور ہیں   جھگڑا ہر جگہ برپا   خبر لو یا رسول اللہ
مسلماں پر نشانہ گو بیدوں کا ہے لگا ہر دم   نہیں ہے جان کا کھٹکا ذرا   خبر لو یا رسول اللہ
پریشان حال امت ہے خبر لو اے میرے شاہا   مدد کا وقت ہے آیا   خبر لو یا رسول اللہ
بحالت سختی و مضطر بکا فریاد کو لیکر   تیرے دربار میں آیا   خبر لو یا رسول اللہ
گنہگاران امت ہیں نہ لائق امتحان کے ہیں   بزرگی ہے وہ اور تقوٰے   خبر لو یا رسول اللہ

بہادر باپ و بیٹے سے جدائی ہے نظر آتی   نہ کوئی ساتھ دینے کا   خبر لو یا رسول اللہ
وہابی کی یہ بندش ہے ہنودوں کی ملاوٹ سے   مسلمانوں کو ٹوٹا آتا   خبر لو یا رسول اللہ
ہنودوں کو یہ کہتا ہے برادر میرے اکلوتا!   بڑے بھائی کے ہو بیٹا   خبر لو یا رسول اللہ
وہابی بن گئے نیچر سناتن آریہ ہندو   یہ دونوں ہو گئے بھتیا   خبر لو یا رسول اللہ
یہ نیچر آریہ دونوں کا مذہب ہے، کرشنانی   یہ تینوں مل گئے یکجا   خبر لو یا رسول اللہ
مسلماں اور ہندو پر سوراجی کے بہانے سے   عجوبہ مکر پھیلایا!   خبر لو یا رسول اللہ
یہ فوجی ہیں کرشنانی لٹیرے جان و ایمان کے   ہے پالیسی عجب ڈھب کا   خبر لو یا رسول اللہ
کبھی دونوں کو بھائی اور کبھی دشمن بنا دیں گے   کہ مذہب ایک ہو سب کا   خبر لو یا رسول اللہ
مسلماں تم خلافت اور ہندو تم سوراجی کا   شرح اسکی نہیں جانا   خبر لو یا رسول اللہ
خلافت ہے نہ نیچر کی سوراجی آریہ مذہب   یہ دو دلال کالے کا   خبر لو یا رسول اللہ
مٹانا ہے مذاہب کا چلانا سب کو اک رستہ   دکھاتا ہے نئی دنیا   خبر لو یا رسول اللہ
مسلماں اور ہندو کو لڑا کر تنگ ہے کرنا   مذاہب سے چھڑا دینا   خبر لو یا رسول اللہ
مسلماں اور ہندو کو اگر مذہب پہ ہے رہنا   نہ آپس میں کبھی لڑنا!   خبر لو یا رسول اللہ
جو ہندو تم مسلمانوں سے لڑائی گاؤ لیتے ہو   رہیگی یہ نہ گئو ماتا!   خبر لو یا رسول اللہ
نہ مندر اور پوجاری اور گلے میں ڈالنا زنار   رہیگی بت نہ اور پوجا   خبر لو یا رسول اللہ
تمہیں آخر میں پچھتانا پڑے گا اے ہندو اور مسلم   کدھر گئے ٹیک اور مالا!   خبر لو یا رسول اللہ
اگر مذہب پہ رہنا ہے خلافت آریہ تم کو   یہ دونوں کا نہ کر پیچھا   خبر لو یا رسول اللہ
خلافت اور امارت قومی و علماء جمعیت کی   ہیں سب ایک جال مکڑی کا   خبر لو یا رسول اللہ
مسلمان اور ہندو تم نہ ان کے دام میں پھنسنا   علیحدہ بھاگ کر رہنا   خبر لو یا رسول اللہ
حفاظت جان و ایمان کی نہیں صورت نظر آتی   مدد کا وقت آ پہونچا   خبر لو یا رسول اللہ
ہیں چاروں سمت سے گھیرے خلافت نجدی مومن   نہ ہے رستہ بچاؤ کا   خبر لو یا رسول اللہ
کرینگے صلح کافر سے لڑینگے یہ مسلماں سے   یہ ہے حضرت کا فرمانا   خبر لو یا رسول اللہ
نجد میں زلزلے ہونگے قرن شیطان نکلینگے   اٹھیگا نجد سے فتنہ   خبر لو یا رسول اللہ

قرن جب دوسرا آئے تو اس کیساتھ آخر میں — مسیح دجال نکلے گا — خبر لو یا رسول اللہ
قرن اول میں تھا عبدالوہاب نجدی ملعون — قرن یہ دوسرا آیا — خبر لو یا رسول اللہ
حدیثوں میں خبر یہ ہے زمانہ ایک آئیگا — نہیں ایمان رہنے کا — خبر لو یا رسول اللہ
رہینگے جو کہ ایماں پہ مصیبت درد ہے کلفت — ہو جیسے کف پہ انگارا — خبر لو یا رسول اللہ
شمار تیس یا زائد قبل دجال نکلینگے — بشکل صورتِ علماء — خبر لو یا رسول اللہ
تمہارے پاس لائینگے حدیثیں جھوٹ جکو تم — سنا ہے باپ نہ دادا — خبر لو یا رسول اللہ
اسی سنت کے حیلے سے تمہارے سب عقائد کو — وہ کاذب سب بدل دیگا — خبر لو یا رسول اللہ
بلائینگے تمہیں وہ سب ضلالت کفر کیجانب — نبوت کا کریں دعوے — خبر لو یا رسول اللہ
تمہارے مال بھی لینگے ہلاکت میں تمہیں ڈالیں — نہ ان کو خوف ہو خطرہ — خبر لو یا رسول اللہ
ملینگے شرک کے ایک قبیلے میری امت میں — طرفداری نصاریٰ کا — خبر لو یا رسول اللہ
ملینگے ایک قبیلے امتوں میں بت پرستوں سے — شریکِ کفر بت پوجا — خبر لو یا رسول اللہ
رہیگی ایک جماعت حق پہ ثابت قائم و دائم — ضرر ان کو نہ پہونچیگا — خبر لو یا رسول اللہ
خدا اسکی حفاظت خود کریگا غیب سے یارو — بلاؤں سے نہ گھبرانا — خبر لو یا رسول اللہ
کمینہ فاسق و بدکار ہوا اپنی قوم کا سردار — بنے حاجت روا سب کا — خبر لو یا رسول اللہ
ادب تعظیم اور توقیر اسکی سب بجالاویں — بخوف ظلم اور ایذا — خبر لو یا رسول اللہ
جو ہیں پچھلے کہینگے سب برا اگلے بزرگوں کو — نہ کچھ وہ جانتے اصلا — خبر لو یا رسول اللہ
نہیں اسلام اور قرآن گمراہ رسم ہوا اسکی — حلق نیچے نہ اترے گا — خبر لو یا رسول اللہ
ہیں فتنے دین کا علما سے جو بدتر ہوں عالم میں — انہیں سے فتنہ نکلیگا — خبر لو یا رسول اللہ
نمازی ہونگے زائد اور مسجد ہونگی سب آباد — نہ ایماں ہوگا اور تقوائے — خبر لو یا رسول اللہ
کرینگے بات بیہودہ مساجد میں وہ سب جاکر — خلاف دین کا جلسہ — خبر لو یا رسول اللہ
جو سیکھا علم عزت اور کمانے کیلئے دنیا — بہشتوں میں نہ جائیگا — خبر لو یا رسول اللہ
جو فرمایا ہے حضرت نے زمانہ ہو بہو دیکھو — تمہارے سر پہ ہے آیا! — خبر لو یا رسول اللہ
زمانہ ہے وہی یارو بچاؤ اپنے ایماں کو — جزا دیگا تمہیں مولا — خبر لو یا رسول اللہ

تمہیں آخر یقیں مرنا نہیں دنیا میں ہے رہنا — خدا کے روبرو جانا — خبر لو یا رسول اللہ
یہ چھوڑو الفت دنیا زن و فرزند مال و دکھ — نہ کوئی کام آنے کا — خبر لو یا رسول اللہ
مذہب و دین ایماں سے نہ ہرگز تم کبھی پھرنا — رسی پہ جان دے دینا — خبر لو یا رسول اللہ
مسلمان بھولے بھالے ہیں حفاظت کر خدا انکی — نہیں صورت سہارے کا — خبر لو یا رسول اللہ
بچا تو اہلسنت کو آفتِ دجال نجدی سے — قوی ہے آسرا تیرا — خبر لو یا رسول اللہ

افسوس، صد افسوس، ہزار افسوس، زمانہ نے عجب رنگ دکھلایا ہے۔ انسانی شکل نے عجب ڈھنگ پھیلایا ہے۔ بوستانِ دین آب زہریلے سے سینچا جارہا ہے چمنستانِ اسلام میں خار مغیلان بچھایا جارہا ہے گلستانِ ایمان کی بیخکنی کی بندشیں ہورہی ہیں۔ تند ہوا بدبودار کی مشینیں اس میں جاری ہیں۔ چشم بلبلان نغمہ ہزار داستان باشندہ گلستان حیرت زدہ ٹکٹکی لگائے لب بستہ متعجب ایستادہ ہیں۔ ایکدوسرے کا منہ تکتے ہیں۔ جسے امید و توقع وہ دشمنِ دین نظر آتے ہیں۔ گل یاسمین و نرگس شہلا کندی و گل ریحان مرجھائے ہوئے ہیں۔ ڈالیاں جھکی جارہی ہیں۔ بلندی سے طرف پستی کے آرہی ہیں۔ غراب و خفاش نے اپنا پرا جمایا ہے مثل بلبلوں کے نغمہ سرائی کا تاج اپنے سر پر رکھکر اندر بوستانوں کے نجاست و غلاظت کی دو استانوں سے گلا پھاڑ پھاڑ کر مشرق و تا مغرب شور و غل مچا رہے ہیں۔ سادہ لوح مسلمانوں سنیوں حنفیوں کو دامِ مکر میں پھانسا جارہا ہے۔ راہ صراط المستقیم سے بہکا کر نارِ جہنم کا راستہ بتایا جارہا ہے۔ معجزہ قول مخبر صادق کا بارہ سو برس کے بعد ظہور میں آیا ہے۔ حدیث صحیح بخاری عن ابن عمر قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اللھم بارك لنا فی شامنا اللھم بارك لنا فی یمننا قالوا یارسول اللہ و فی نجدنا قال اللھم بارك لنا فی شامنا اللھم بارك لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا فاظنہ قال فی الثالثۃ ھناك الزلازل والفتن و بھا یطلع قرن الشیطان۔ (ترجمہ) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اے خدا برکت کو ہمارے لئے ہمارے ملک شام میں اے خدا برکت دے ہمارے لئے ہمارے ملک یمن میں، اصحابوں نے عرض کی یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں، فرمایا حضورؐ نے اے خدا برکت دے ہمارے لئے ہماری ولایت شام میں اے خدا برکت دے ہمارے لئے ہماری ولایت یمن میں اصحابوں نے عرض کی یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں (مجھے گمان ہے کہ) تیسری مرتبہ میں حضورؐ نے فرمایا وہاں یعنے نجد میں زلزلے اور فتنے ہونگے، اور اس میں نکلے گا قرن الشیطان یعنے گروہ شیطان کا۔ اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر اُن کے گلوں سے تجاوز نہ کرے گا جب ایک قرن ختم ہوجائے گا تو دوسرا قرن آجائے گا۔ یہانتک کہ اون میں آخر مسیح دجال کے ساتھ ہوگا) چنانچہ حضرتؐ کے فرمانے کے مطابق یہ معجزہ بارہ سو برس کے بعد ظاہر ہوا کہ ملک نجد جو ملک حجاز سے مشرق کی جانب ہے وہاں محمد بن عبدالوہاب ظاہر ہوا۔ اس نے روضۂ اطہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صنم اکبر یعنے سب بتوں سے بڑا بت قرار دیا۔ چار مصلے کو شرک و بدعت بتایا۔ دین واسلام کے خلاف میں اس نے ایک کتاب جس کا نام کتاب التوحید رکھا۔ اور اہل حرمین شریفین کو کافر مشرک بناکر جنگ وقتال کا فتوٰے دیا۔ اون کے مال واسباب کے لوٹ کو غنیمت سمجھا۔ لہذا سنہ ۱۲۱۷ یا سنہ ۱۲۲۱ھ میں نجدیوں ملعونوں نے طائف اور مکہ معظمہ کو لوٹا۔ بیگناہ مسلمانوں کو زن وبچہ کو قتل کیا۔ مزارات منہدم کئے بعدہ سنہ ۱۲۳۱ھ میں سلطان روم دام ظلہ القیوم کے حکم سے محمد علی پاشا فوج وسپاہ لیکر آئے اور نجدیوں ملعونوں کو فی النار جہنم پہونچاکر ملک حجاز کو بالکل پاک وصاف کیا۔ سو برس کا ایک قرن ہوتا ہے اب یہ دوسرا قرن ہے کہ نجدیں ملعونوں نے پھر خروج کیا۔ اور بتاریخ ۱۲ محرم سنہ ۱۳۴۳ھ ابن سعود مع جیوش بہ قیادت امیر خالد بن لُوی جو حسین بن علی شریف مکہ کے چچیرے بھائی ہیں اور شریف حسین سے خلاف ہوکر نجدیوں سے ملگئے اور اس کے

عقاید قبول کرکے نجدیوں کی اصطلاح کے مطابق طائف کے سامنے والی فوجی چوکی پر پہونچکر قابض ہوگئے۔ اور بتاریخ ۵ صفر کو نجدی شہر طائف کے اندر داخل ہوکر لوٹنا شروع کیا اور ہزاروں مسلمانوں زن وبچہ کو تہ تیغ کیا۔ مزارات وقبے ومساجد سب منہدم کردیئے۔ دلائل الخیرات کے پڑھنے والے یا رسول اللہ کہنے والے کلمے کے ساتھ محمد رسول اللہ ملاکر ورد کرنیوالے کافر مشرک کا خطاب پاکر گولیوں کا نشانہ بنائے گئے۔ چنانچہ مقام طائف میں قتل عام ہوا۔ بلاتمیز جو سامنے آیا عورت بچہ بوڑھا، جوان، عربی، جاوی، ہندی سب کو قتل کیا۔ جو تقریبًا چودہ پندرہ سو کا شمار ہے۔ اور ان کی نعشوں کو تین روز کے بعد خچروں کے پیروں میں باندھکر گھسیٹکر خندقوں اور کنوؤں میں ڈالدیا۔ ان میں مکہ معظمہ اور جدہ کے لوگ زیادہ تھے اور بہت سے لوگوں کو باہر شہر کے شریف علی کے باغ والی عمارت میں دو شبانہ روز بے آب ودانہ مقید کرکے رکھا۔ ان قیدیوں میں ایک حاجی صاحب جو نہایت برگزیدہ نیک مزاج بزرگ صفات کہ جن کا نام سیٹھ حاجی عبداللہ حاجی داؤد صاحب کا چشم دید واقعات بیان ہے نجدی جب شہر طائف میں داخل ہوئے بلالحاظ رات ودن قتل عام وغارت گری میں مشغول رہے۔ بڑے بڑے مکانوں پر جاتے وہاں سے نقد وزیور وقیمتی سامان لے آتے اور گھر والوں کو قتل کردیتے۔ عورتوں اور مردوں کی جامہ تلاشی کرتے۔ اس موقعہ پر عورتوں کی جامہ تلاشی میں شرع کے خلاف بہت سی مزید حرکات کا ارتکاب کیا۔ نعوذ باللہ۔ مردوں عورتوں کے تمام جسم سے کپڑے اُتار لئے اور ایک ایک رومال پیش وپشت ڈھانکنے کو دے دیا۔ ان ظالموں کا بہت بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی جوان عورت خواہ باکرہ ہو یا شادی شدہ بہت مشکل سے اپنی عصمت بچاسکیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہر شخص کے سامنے یہ کلمہ پیش کرتے ہیں۔ لا الٰہ الا اللہ مالک یوم الدین محمد کان رسول اللہ جس نے اس سے انکار کیا قتل کردیا گیا۔ ائمہ اربعہ یعنے حنفی شافعی مالکی حنبلی ہونا ظاہر کیا وہ بھی قتل کیا گیا۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضؓ کا روضۂ مبارک

طائف میں ان ظالموں نے توڑ کر زمین کے برابر کردیا اور معہ جوتوں کے اس پر کھڑے ہو کر کہا کہ بلاؤ اب اس کو جو تمہاری مدد کرے۔ یا ہم کو کچھ بگاڑے۔ قبر میں بندوقیں چلائیں مسجد میں گھوڑے باندھے گئے۔ شیخ عبد القادر شیبی کلیدِ دارِ مکہ معظمہ کے بچوں کو قتل کیا اور شیخ علی جوہر مشہور تاجر کلکتہ بھی شہید ہوئے۔ حضرت سرورِ عالم نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں کے مزارات کو کھدوایا اور بزمرۂ علمائے مشہورین سید یوسف الزواوی اور سید عبد اللہ الزواوی مفتی شافعیہ اوران کے خاندان کے لوگ جنہیں شیخ فانی ضعیف العمر بوڑھے اور بچے تھے قتل کرڈالے گئے۔ اوران کی نعشوں کو گھوڑے کے دُم میں بندھوا کر پاش پاش کروایا۔ سبھوں نے صبر وتحمل کے ساتھ جان دیدی۔ مگر کسی نے نجدیوں سے مقابلہ نہ کیا۔ پہلا روز لُوٹ کی مالیت دوملین گنی یعنے تین کروڑ روپیہ ہے۔ جس کا خمس یعنے پانچواں حصہ ابن سعود نے لیا جیسا کہ کفاروں کا مال غنیمت سے لیا جاتا ہے اور بتاریخ ۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۳ھ کو نجدی ملعون مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور سب سے پہلے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضہ والدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضہ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض اور ام المومنیں حضرت میمونہ رضہ اور حضرت آمنہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ صاحبہ وحضرت عبد اللہ ابن عمر رضہ وحضرت عبد الرحمٰن ابن ابی بکر رض وحضرت عبد المطلب وابوطالب وجملہ بنی ہاشم واہل بیت وصحابہ رضی اللہ عنہم کے جسقدر مزارات وقبے مکہ معظمہ میں تھے سب کو گرا کر برباد کردیا! ور مولد النبی صلے اللہ علیہ وسلم ومولد علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ومولد سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضہ ومولد ابوبکر رضہ کی عمارتوں اور قبوں کو بھی مسمار کیا۔ نام ونشان تک مٹا دیا حتی کہ مسجد ملا کو بھی نہیں چھوڑا چنانچہ مسجد شق القمر ومسجد جن ومسجد بلال ومسجد کوثر ومسجد غار مرسلات ومقام شرح صدر جبل نور وغیرہ مقامات متبرکہ کو منہدم کردیا اوران سب مقاموں مزارات متبرکات پر قصدًا عام طور سے پائخانہ پیشاب کرتے ہیں اور کتاب دلائل الخیرات دوکانوں سے لیکر یا جن کے پاس دیکھی آسے چھین کر اس کو پھاڑ کر پیروں سے ملتے ہیں

اور دلائل الخیرات پڑھنے والے اور یا رسول اللہ کہنے والے حیات النبی سمجھنے والے مولود شریف پڑھنے والے کلمہ کیساتھ محمد رسول اللہ ملانے والے مزارات پر فاتحہ پڑھنے والے کو کافر مشرک کہکر پکارتے ہیں ان پر گولیاں چلاتے ہیں۔ ورنہ بُرے طریقہ سے مار پیٹ کرتے ہیں۔ اور نصف شب کے بعد جو حرم میں تذکیر پڑھی جاتی تھی۔ اور قریب صبح آیات ان اللہ خالق الحب والنویٰ وغیرہ اور جو تسلیم اذان پڑھی جاتی تھیں وہ بندکردی گئیں۔ طائف اور مکہ معظمہ پرحملہ کے بعد پندرہ ہزار آدمی ترکِ وطن پر مجبور ہوکر بے خان ومان دربدر غیر غیر ملکوں میں بیچارے مصیبت کے مارے ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ نہ ان کا کوئی مددگار رہا نہ یار وغمگسار دوسرے برس بعد حج کے سنہ ۱۳۴۴ھ میں ابن سعود نجدی ملعون نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا۔ اور شہر سے دو میل فاصلے پر جبل اُحد کے دامن میں حضرت سید الشہدا امیر حمزہ رضہ کے مزار مبارک اور مسجد کو شہید کیا اور روضۂ اطہر سردارِ دو عالم نبی کرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمسائیوں، خادموں، مجاوروں کو سخت تکلیف دی۔ ہر چہار طرف سے غلے والے بند کردیئے۔ ان کی جائدادوں۔ درختوں کھجوروں پر قبضہ کرلیا چندماہ ان کو اوران کے زن وبچہ کو مقید کرکے بھوکا تڑپایا کر شہر مدینہ پاک پر قبضہ کیا اور جنت البقیع جس کو بقیع الغرقد کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے حضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس مقبرے سے ستر ہزار آدمی قیامت کے روز بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل ہونگے۔ جن کے چہرے مثل قمر لیلۃ البدر ہونگے۔ تاریخ مدینہ میں ہے کہ دس ہزار صحابی بقیع میں مدفون ہیں۔ ان خبیثوں نجدیوں نے بتاریخ ۲۲ شوال سے انہدام قبب جنت البقیع کا شروع کیا اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور سر مبارک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اور حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے یہ سب مزارات ایک ہی قبہ کے اندر ہیں۔ یہ قبہ مبارک اوراس کی دیواریں گراکر مزارات کو توڑ پھوڑ کر برابر

کر دیا گیا۔ اور بقیع میں فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی مسجد جسکو بیت الاحزان کہتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ آپکا مرقد بھی یہیں ہے اور بعض کا قول ہے کہ اپنے مکان میں جو روضۂ مبارک گنبد خضراء سے ملحق ہے ان سب کو مع مسجد نجدیوں ملعونوں نے بے نشان کر دیا۔ اور بقیع کے اندر مزار پاک حضرت امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ اور حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا اور قبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہم عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا عمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والدہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و قبہ ازواج مطہرات و عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ و مزار حضرت عقیل و حضرت عبداللہ بن جعفر و حضرت عثمان بن مظعون رضؓ اور حضرت امام مالک رحؒ اور اس کے علاوہ جس قدر مزاراتیں و قبے تھے۔ وہ سب مسمار کر کے برابر کر دیئے گئے۔ بعض ان میں کھود دیے گئے۔ اور ہل سے تمام جوت دیئے گئے۔ اور مقام مسجد قبا میں چند مسجدیں تھیں۔ ان میں سے بعض توڑ دی گئیں ہیں اور مزار اقدس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام میں لوگ مشغول تھے۔ ان میں پچیس یا تیس آدمی بندوقوں سے ہلاک کر دیئے گئے۔ مزار مبارک پر جانے درود وسلام پڑھنے کی ممانعت کر دی گئی۔ جو مزار پاک کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھے اس پر گولی چلانیکا حکم ہے گنبد خضراء بھی سخت خطرہ میں ہے۔ دیکھئے اللہ حافظ ہے کیا ہوتا ہے۔ اے مسلمانو! نہایت سخت حسرت و افسوس کا مقام ہے کہ ابن سعود نجدی مردود قرن الشیطان کیسا دشمن و مخالف زہریلا حضرت سرور عالم نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اور آل و اطہار، ازواج مطہرات بنات مقدسات اور اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے۔ اس کے دل میں عزت و عظمت اللہ اور اس کے رسول صؐ کی ذرہ برابر نہیں۔ نہایت بے خوف و بے باک ڈھیٹھا بدتمیز و بے حیا یزید لعین

سے بدتر یہود و نصاریٰ سے ابتر نالائق بدعتی وحشی جنگلی زانی جہنمی ہے۔ جو ایکسو چالیس عورتوں سے نکاح کر کے طلاق دے چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد از جلد اپنے کئے کی سزا پائیگا۔ کندہ ناتراش فی النار جہنم ہوگا جس زمین پاک کی اللہ نے قسم کھائی۔ گھاس اکھیڑنا شکار کرنا ہتھیار اٹھانا حرام فرمایا۔ یہ ارشاد کہ مکہ معظمہ میں مجھ سے پہلے کسی کو جنگ کی اجازت نہیں میرے لئے بھی ایک ساعت کیلئے حلال ہوئی۔ اب بعد اس کے قیامت تک اللہ تعالیٰ کے حکم سے حرام ہے۔ یہ بیہودہ نافرمان باغی و طاغی اس حدیث شریف کے خلاف میں وہاں کشت خون کیا۔ مزارات کی بے حرمتی۔ عورتوں کی بے عزتی مدینہ منورہ کے باشندوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمسایوں کا ستانا اذیت و پریشانی میں ڈالنا خدایا تو انصاف کر! یہ کیسا ظلم وستم ہے حضرت سرور عالم نبی محترم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مدینہ منورہ میری ہجرت کی جگہ ہے۔ اس میں میری خوابگاہ ہے۔ یہیں سے قیامت کے روز میرا اٹھنا ہے یعنے ستر ہزار ملائکہ رحمت کے ساتھ کہ ہر شب و روز قبر شریف کے گرد حاضر رہتے ہیں مبعوث ہونگے فرمایا کہ چاہیئے کہ میری امت میرے ہمسایوں کے حقوق کی رعایت میں ایک شمہ فروگذاشت نہ کریں اور جو کچھ کہ میرے ہمسائے سے صادر ہو تو اس کا مواخذہ نہ کریں۔ جہانتک ہو سکے ان سے درگذر کریں جبتک گناہ کبیرہ ان سے سرزد نہ ہو۔ جو شخص میرے ہمسایوں کی حرمت کا نگاہ رکھے۔ میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفاعت کرنیوالا ہونگا اور جو شخص کہ میرے ہمسایوں کی حرمت کا نگاہ میں نہ رکھے پلا جائیگا (طینۃ الخبال) اے مسلمانوں! للہ انصاف! مدینہ منورہ پر نجدی ملعون نے کیسا ظلم وستم کیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمسائیوں کا اچھی طرح حقوق ادا کیا۔ کہ پانچ چھ مہینے غلہ والے چہار طرف سے بند کر کے مقید مجبوری ہلاکت و سختی شدت و پریشانی میں مبتلا رکھا۔ اور آپ کے خادموں مجاوروں کو معہ زن و بچہ بھوکا تڑپایا۔

وہ لوگ صبر و تحمل کے ساتھ مصداق اس حدیث شریف کے ہوئے وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یصبر علیٰ لاواء المدینۃ وشدّتھا احد من امتی الّا کنت لہ شفیعًا یوم القیٰمۃ رواہ مسلم (ترجمہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بھوک پر اور اس کی محنت پر کوئی امت میری سے مگر کہ ہونگا میں واسطے اس کے شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے روایت کی یہ مسلم نے ؛ اور جس نے آپکے ہمسایوں مدینہ منورہ کے باشندوں کی حرمت کو نگاہ نہیں رکھا۔ ان کو تکلیف و اذیت پہونچائی۔ جیسا کہ قرن الشیطان ابن سعود نجدی ملعون نے ان کے ساتھ برتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مصداق اس حدیث کے وہ ضرور ہے وعن سعدٍ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یکید اھل المدینۃ احد الّا انماع کما ینماع الملح فی الماء متفق علیہ (ترجمہ) اور روایت ہے سعد سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں مکر کریگا مدینہ والوں سے کوئی مگر کہ گھل جاویگا جیسا کہ گھلتا ہے۔ نمک پانی میں روایت کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو اللہ تعالےٰ اس کو گلا دیتا ہے آگ میں جیسے سیسہ گل جاتا ہے۔ آگ میں یا نمک پانی میں)۔ اور ایک حدیث شریف میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے اللہ جو شخص میرے ہمسائیوں کی بُرائی کا ارادہ کرے پس جلد ہلاک کر اسکو۔

پس ضرور ضرور انشاء اللہ ضرور بہت جلد نجدی ملعون جہنّم رسید ہو کر طینۃ الخبال پلائے جائیں گے جو نار جہنم میں ایک حوض ہے۔ جس میں پیپ اور لہو دوزخیوں کا جمع ہوتا ہے اور حضور نے ایک مرتبہ اپنے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی۔ کہ خداوندا جو کوئی ساتھ میرے اور میرے شہر والوں کے بدی کا خیال کرے۔ جلدی اسکو ہلاک کر اور فرمایا حضرت نے جو کوئی اہل مدینہ کو ڈراوے گویا اس نے مجھکو ڈرایا

اور نسائی میں حدیث شریف ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ڈرایا اہل مدینہ کو از راہ ظلم کے ڈراویگا اس کو اللہ تعالیٰ اور ہوگی اس پر لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اور روایت میں آیا ہے کہ کوئی عمل اسکا نہیں مقبول نہ فرض اور نہ نفل) اے مسلمانو! جب اہل مدینہ کو ڈرانے والوں پر لعنت آئی ہے۔ اس نجدی ملعون قرن الشیطان ابن سعود نے کیسی گستاخیاں اور بے باکیاں اس مقام پر کیں اور وہاں کے لوگوں کو ستایا۔ اس مقام کے آداب کو خاک میں ملایا اور ناحق کشت و خون کیا۔ آپکی زیارت و صلوٰۃ اور سلام کو شرک و بدعت ٹھیرایا۔ جس پر عمل تیرہ سو برس سے اجماع امت کا اتفاق و اتحاد چلا آیا۔ اس کا منکر ہو کر نوایجاد مذہب جاری کیا۔ اس کے بدعتی ہونے میں کیا اب بھی کوئی شک باقی رہا۔ پس ضرور اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمامی مخلوقات جنات انسانوں کی لعنت ہمیشہ قیامت تک جاری رہا اور رہیگا۔

اور کیوں نہیں جس مقام پر سرتاج دو عالم خواب استراحت فرمائیں اس کے گرد کو حرام قرار دیں جیسا کہ مسلم شریف میں سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے۔ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انّی احرّم ما بین لابتی المدینۃ الخ یعنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں حرام کرتا ہوں درمیان دونوں کناروں سنگستان مدینہ کے یہ کہ کاٹے جاویں درخت خاردار اس کے یا مارا جاوے شکار اس کا اور فرمایا مدینہ بہتر ہے واسطے ان کے یعنے واسطے رہنے والوں مومنین اس کے کے دنیا اور عقبیٰ میں آخر حدیث تک اور دوسری حدیث میں حضورؐ نے فرمایا مدینہ حرام ہے درمیان عیر کے ثور تک یہ دو پہاڑ ہیں دونوں جانب مدینہ مطہرہ کے نزدیک شافعیہ کے مدینہ مانند حرم مکے کے ہے۔ جو چیزیں حرم مکّے میں کرنی حرام ہیں مدینہ مطہرہ میں بھی حرام ہیں وعن ابی سعید عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال انّ ابراھیم حرّم مکّۃ فجعلھا حرامًا وانّی حرّمت المدینۃ حرامًا ما بین مازمیھا

ان لا یھراق فیہا دم ولا یحمل فیہا سلاح لقتال ولا تخبط فیہا شجرۃ الا لعلف رواہ مسلم (ترجمہ) اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے بزرگی دی مکے کو یعنے ظاہر کی بزرگی اس کی پس گردانا اس کو حرام اور تحقیق میں نے بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونوں طرفوں اس کی کے ساتھ اس کے کہ نہ خونریزی کی جاوے۔ اس میں اور نہ اٹھایا جاوے اس میں ہتھیار واسطے لڑائی کے اور نہ جھاڑا جاوے اس میں درخت یعنے پتے درخت کے مگر واسطے کھانے جانوروں کے نقل کی یہ مسلم نے وعن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالیٰ سمی المدینۃ طابۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ (فرماتے تھے بتحقیق اللہ تعالیٰ نے نام رکھا مدینہ کا طابہ نقل کی یہ مسلم نے) اور ایک روایت میں طیبہ یعنے پاک وخوش کے کہ پاک ہے نجاستوں شرک سے اور موافق ہے ہوا اس کی طبیعتوں سلیم کو اور خوش ہیں رہنے والے اس کے) وعن ابن عباس رضہ قال قال عمرؓ بن الخطاب رضہ سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو بوادی العقیق یقول اتانی اللیلۃ اٰتٍ من ربی فقال صل فی ھذا الوادی المبارک وقل عمرۃٌ فی حجۃٍ وفی روایۃٍ وقل عمرۃ وحجۃ رواہ البخاری۔ اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ کہا کہا عمر بن خطاب رضہ نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تھے بیچ وادی عقیق کے فرماتے آیا میرے پاس آج کی رات ایک آنے والا پروردگار میرے کی طرف سے یعنے فرشتہ اور کہا نماز پڑھ اس جنگل مبارک میں اور کہہ عمرہ حج میں اور ایک روایت میں ہے کہ کہہ عمرہ اور حج یعنے نماز اس میں مانند عمرہ اور حج کے ہے نقل کی اس کو بخاری نے) وادی عقیق نام ایک جنگل کا ہے۔ مدینے کے جنگلوں میں سے کہ نماز اس جنگل میں حکم عمرہ اور

حج کا رکھتی ہے۔ اور مدینہ منورہ کے فضائل بے شمار ہیں۔ اس شہر پاک کی مٹی اور خاک اور میوے ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ جذام اور برص اور تپ وغیرہ کیلئے اکسیر اعظم ہے چنانچہ اس فقیر نے خود عارضہ دق کہ جو مرض لاعلاج ہے۔ تجربہ کیا بفضلہ تعالیٰ شفا کلی پایا اور شفا طلب کرنے مدینہ منورہ کے میووں سے صحیحین کی حدیث میں آئی ہے۔ کہ جو کوئی سات کھجور عجوہ کی نہار منہ کھا دے۔ کوئی زہر اور کوئی سحر اسے تاثیر نہیں کریگا۔ اور بزرگی اس شہر پاک کی یہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وصیت کی تھی۔ اس شہر شریف کے رہنے والوں کی تعظیم و تکریم کی کہ لایق ہے امت میری کو کہ محافظت کریں حرمت ہمسایوں کی میرے اور بیچ رعایت حقوق ان کے کہ قصور نہ کریں اور جو کچھ ان سے صادر ہو مواخذہ نہ کریں۔ او رحتی المقدور درگذریں جبتک کہ یہ پرہیز کریں کبائر سے جو کوئی حفاظت ان کی حرمت کی کریگا۔ روز قیامت کو میں اس کا گواہ اور شفاعت کرنیوالا ہونگا۔ اور جو کوئی حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نہ رکھیگا پلایا جاویگا طینۃ الخبال سے اور مشکوٰۃ شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ میں حدیث شریف وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما من احد یسلم علیّ الا رد اللہ علیّ روحی حتی ارد علیہ السلام رواہ ابوداود والبیھقی فی الدعوات الکبیر (ترجمہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ سلام بھیجے مجھپر مگر کہ بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ مجھپر روح میری یہانتک کہ جواب دیتا ہوں اسپر سلام کا روایت کی یہ داؤد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** روح بھیجنے سے مراد یہ ہے کہ روح مبارک جو مشاہدہ رب العزت میں مستغرق ہے اس عالم کیطرف متوجہ کرتے ہیں۔ تا صلوٰۃ وسلام سنیں اور اسی مشکوٰۃ شریف کے کتاب الصلوٰۃ میں وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلّٰے علیّ عند قبری سمعتہ ومن صلّٰے علیّ نائیًا اُبلغتہ رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔ (ترجمہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ

سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھ پر نزدیک قبر
میری کے سنتا ہوں میں اس کو اور جو درود بھیجے مجھ پر دور سے پہونچایا جاتا ہوں اسکو
روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں۔ یعنے نزدیک قبر کے میں بلا واسطہ سنتا
ہوں اور دور والوں کا ملائکہ سیاحین پہونچاتے ہیں۔ اور اسی کتاب مشکوٰۃ شریف
کے باب الصلوٰۃ میں ہے۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اولی الناس بی یوم القیمۃ اکثرھم علیّ صلوٰۃً رواہ الترمذی
(ترجمہ) اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے بہت نزدیک لوگوں کے ساتھ میرے دن قیامت کے اکثر اون کے ہیں مجھ پر درود
پڑھنے والے روایت کی یہ ترمذی نے۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے کتنے فرشتے ہیں
پھرنیوالے زمین میں پہونچاتے ہیں مجھکو میری امت کیطرف سے سلام روایت
کی یہ نسائی اور دارمی نے اور اسی مشکوٰۃ شریف کے باب الصلوٰۃ میں ہے
وعن عمر بن الخطاب قال ان الدعاء الخ (ترجمہ) اور روایت ہے عمر بن الخطاب رض
سے کہ کہا تحقیق دعا ٹھیری رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے نہیں چڑھتی اس
میں سے کچھ یہانتک کہ درود بھیجے تو اوپر نبی اپنے کے روایت کی یہ ترمذی نے
اور کتاب مشکوٰۃ شریف جلد دوم باب زیارۃ القبور میں ہے وعن بریدۃ قال
کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعلمھم اذا خرجوا الی المقابر
السلام علیکم اھل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ
بکم للاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ رواہ مسلم (ترجمہ) اور
روایت ہے بریدہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سکھاتے
مسلمانوں کو جبکہ نکلیں طرف قبروں کے کہیں سلام ہے تم پر اے گھر والو مومنوں میں
سے اور مسلمانوں میں سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تعالیٰ ساتھ تمہارے
البتہ ملینگے مانگتے ہیں ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت یعنے

خلاصی مکروہات سے روایت کی یہ مسلم نے ف قبروں کی جگہ کو حضرتؐ نے گھر فرمایا
اور ابن عمر رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصعب بن عمیر کی قبر پر
گذرے یعنے شہداء احد میں۔ یہ احد کے لشکر کے نشان بردار تھے۔ پھر وہاں کھڑے
ہوئے اور فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم خدا کے نزدیک زندہ ہو! سو اے لوگو!
زیارت کیا کرو اور ان کو سلام کرو پس قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے قابو میں
میری جان ہے کہ جو ان کو سلام کریگا اس کو جواب دینگے قیامت کے دن تک۔
کذا فی فتح القدیر۔ اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم قبروں پر مدینہ منورہ کے پس متوجہ ہوئے ان پر ساتھ منہ اپنے کے اور فرمایا سلام
ہے تم پر اے صاحب قبروں کے بخشے اللہ ہم کو اور تم کو اور تم پہلے پہونچے ہو ہم سے اور
اور ہم پیچھے سے آتے ہیں۔ روایت کی مشکوٰۃ شریف کے کتاب
المناسک باب حرم المدینہ میں ہے۔ وعن ابن عمر مرفوعاً من حج فزار قبری بعد
موتی کان کمن زارنی فی حیاتی رواہ البیہقی فی شعب الایمان (ترجمہ) اور روایت
ہے ابن عمر رضہ سے بطریق مرفوع کے کہ جس شخص نے حج کیا پھر زیارت کی میری
قبر کی پیچھے مرنے میرے کے ہوگا مانند اس شخص کے زیارت کی میری بیچ زندگی
میری کے نقل کی یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں اور حضورؐ نے فرمایا من حج
ولم یزر قبری فقد جفانی ومن زار قبری وجبت لہ شفاعتی یوم القیمۃ
یعنے جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت نہ کی پس تحقیق اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اور
جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے قیامت کے
دن اور فرمایا من زارنی فلہ الجنۃ یعنے میری زیارت کرنے والے کیلئے جنت ہے
دارقطنی اور ابو بکر بزار نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کی زیارت کریگا میری شفاعت اس کیواسطے
واجب ہوگی۔ اور دارقطنی نے امالی میں اور ابو بکر مقری نے اپنے معجم میں اور طبرانی
نے معجم کبیر میں اور اوسط میں بسند معتمد عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت کیا ہے کہ نبی

کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری زیارت کرنیکو آویگا اس طرح کہ اس کا کچھ مطلب اور حاجت نہ ہو سوا میری زیارت کے تو مجھپر یہ لازم ہوگیا۔ کہ میں اس کا شفیع ہونگا قیامت کے دن۔ دارقطنی اور طبرانی نے عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو گویا اس نے میری زیارت کی میری حیات میں۔ اور دارقطنی اور ابن عدی نے روایت کی عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت نکی تو اس نے مجھپر ستم کیا اور حافظ منذری نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم میرا بعد مرنے کے ویسا ہے جیسا کہ علم میرا حیات میں ہے۔ اور ابن عدی اور ابو لیعلی نے بروایت ثقات روایت کیا انس رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء زندہ ہیں اپنی قبور میں نماز پڑھتے ہیں اور حدیث صحیح میں ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مابین قبری ومنبری روضة من ریاض الجنة یعنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری قبر اور منبر کے درمیان میں روضہ ہے ریاض جنت سے۔ اور فرمایا کہ میرا منبر میرے حوض پر ہے؛

اور اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ سورۃ النساء رکوع ۹ - وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (ترجمہ) اور اگر وہ لوگ جب برا کیا تھا اپنے اوپر آئے تیرے پاس اور بخشوا لیے اللہ سے اور بخشوا تا ان کو رسول تو پاتے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

پس خلاصہ یہ کہ حضور سرور عالم نبی کرم صلے اللہ علیہ وسلم قبر شریف میں زندہ ہیں اور جو درود وسلام آپ پر بھیجتے ہیں اسکو آپ سنتے ہیں اور جو دور دور ملکوں سے درود وسلام بھیجتے ہیں۔ ملائکہ سیاحین اس کو حضور اقدس میں پہونچاتے ہیں جو آپکی زیارت کیلئے روضۂ اقدس پر جاتے ہیں۔ اس کے لئے مژدہ شفاعت اور

خوشخبری جنات الفردوس کا سناتے ہیں بس منکرین زیارت کو ظالم قرار دیتے ہیں اور حضور کے دربار میں جو داد وفریاد اور حاجتیں پیش کرتے ہیں مرادیں اس کی بر آتی ہیں آپکی زیارت سے بشرطیکہ قوت جانی ومالی رکھتا ہو واجب ہے اور درود وسلام کا پڑھنا بھی عموم مسلمانوں کے لئے واجب ہے۔ اور زیارت قبور مسلمانوں کی اور ان پر سلام پہونچانا ان کے حق میں دعاء خیر کرنا اور اولیاؤں کو قبر میں زندہ سمجھنا اور سلام کا جواب دینا جیسا کہ مصعب بن عمیر کا ذکر گذرا یہ سب بدلائل حدیث وقرآن ثابت ہیں جو اوپر میں مذکور ہوا جسپر علماء مجتہدین وصلحاء کاملین واولیاء عارفین حال ومتاخرین اجماع امت کا برابر عمل چلا آیا۔ جس کو قرن الشیطان نجدی طرون اور انکی ذریات وہابی شرک وبدعت کہکے مٹانا چاہتے ہیں اور اولیاؤں بزرگوں بلکہ سرور دو عالم نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت مومنین مسلمانوں کے دل سے نکالنا چاہتے ہیں۔ زیارت اور ثواب رسانی سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت سرور عالم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحابوں اماموں اولیاؤں بزرگوں سے نجدیوں وہابیوں کو اس قدر دشمنی اور برائی ہے کہ شرک وبدعت کے حیلے سے انکے قبے ومزارات کو توڑ پھوڑ کر ایسا برباد کردیا کہ نشان تک باقی نہ رکھا۔ اور یہ کس لئے تاکہ اون کی شان وعظمت جاتی ہے لوگ ان کو ہلکا حقیر سمجھیں۔ اون کا کوئی نام لیوا نہ رہے؛ ان ملعونوں نافرمانوں خارجیوں باغیوں کے نزدیک اگر یہ افعال شرک و بدعت نہیں تو اس فعل کرنے والے کو روکنا چاہیے تھا۔ نہ کہ قبہ ومزار کا گرانا و توڑنا کہ یہ سراسر اہل قبور کی کھری بے حرمتی ہے۔ حضرت نے قبروں کی جگہ کو گھر فرمایا ہے۔ قبروں پر پیر رکھنا یا پشت دیکر بیٹھنا قبرستان میں بول وبراز کرنا بیہودہ باتیں کرنا سخت منع ہے نہ کہ اصحابوں اولیاؤں اور آل واطہار ازواج مطہرات بنات مقدسات واہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی قبروں پر جوتہ پہنکر چڑھنا توڑ پھوڑ کرنا اس مقام پر پاخانہ پیشاب کرنا کس قدر توہین وبے حرمتی اور بے عزتی ان کی ہوئی۔ ہندوستان کے وہابی نیچر جو نجدیوں کے ہم خیال عقائد میں پہلے

ان سب باتوں کو جھٹلایا گئے اور لوگوں پر پردہ پوشی کرتے رہے۔ جب بالکل راز فاش ہو گیا اور جھٹلا نہ سکے ہزاروں آدمی چشم دید واقعات بیان کرنے لگے تو ان کے پیشوا جمعیت علماء نیچریوں ندویوں نے فتوی دیا۔ کہ یہ سب قبے ناجائز تھے نجدیوں نے گرادیا تو اچھا کیا۔ بشرک و بدعت مٹایا اور بتاریخ ۲۰ اگست ۱۹۲۵ء ہمدرد و بتاریخ ۴ ستمبر ۱۹۲۵ء الجمعیۃ اور اخبار خلافت میں فتوے شائع کر کے لوگوں کو نجدیوں کیطرف رجوع کرایا اور ابن سعود ملعون نے کونسی جگہ یہود و نصارٰی یا ہندو کافر مشرک سے جنگ و جہاد کر کے فتح کیا۔ کہ غازی کا لقب پایا۔ ہائے افسوس صد افسوس! اے مسلمانو! ایمان والو! یہ کونسا زمانہ آگیا۔ اب بھی ہوشیار و بیدار ہو جاؤ۔ ان باغیوں دجال کے ذریاتوں کو پہچانو کہ ابن سعود ملعون مجسم شیطان نجی تمہارے اللہ اور رسولؐ کے گھر کے باشندوں کا گھر بار لوٹ کے ہزاروں کو تہ تیغ کیا اصحابوں رسولؐ کے پیاروں اہلبیت ازواج مطہرات بنات مقدسات کے قبروں گھروں کو ویران و برباد کر کے لقب غازی کا پایا اور ابن سعود کے ہم نوالے پیالے ہندوستانی جو دہابی کے نام سے مشہور ہیں کہ یہ دراصل نیچری ہیں جب ان نیچریوں کے جلسہ ندوہ کے اوپر علماء حرمین الشریفین نے کفر کا فتوے دیا تو ان نیچریوں نے اس جلسہ کا نام بدل کر کانگریس اور خلافت کمیٹی قائم کر کے سب لوگوں کو راستے میں لانے اور ہم مذہب بنانے کی فکر میں رات دن کوشاں ہیں۔ اور ان میں بہت سی شاخیں قائم کی ہیں۔ ۱ امیر شریعت ۲ جمعیت علماء ۳ سنا ز کیٹی ۴ تنظیم کیٹی ۵ قومی بندش ۶ خلافت کیٹی۔ اس کے علاوہ اور بھی بندشیں ہیں۔ یہ سب اتفاق و اتحاد میں ایک ہیں۔ جب آدمی ایک کیطرف سے بدگمان ہوتا ہے تو دوسری طرف سے پھر اس کو اپنی رائے میں لے آتے ہیں اور جو لوگ بالکل آوارہ عقائد و مذہب سے کنارہ لفنگے گنڈے شہدے بدمعاش بے تمیز جنکو اللہ و رسول کا ڈر نہیں جنت و جہنم کا پروا نہیں؛ ان کے والنٹیر فوج و سپاہ اور قوم کے سردار ہیں لوگوں کو ڈرانا دھمکانا رائے میں لے آنا چندہ رشوت تحصیل کرنا ان کا کام ہے۔ اور ہندوستان کے اندر انگریزی تعلیم و تفہیم کے باعث مسلمانوں اور

ہندوؤں کی صورت میں انگریزی حکام سے بڑے بڑے لقب و خطاب حاصل کئے ہیں کرشتانی صحبت نے انہیں غذا وضع سب بدل دیا ہے۔ عقاید و مذہب سے ان کو کوئی علاقہ سروکار نہیں۔ وہ پہلے ہی سے کرشتانی بنے ہوئے ہیں۔ ٹوپ کوٹ پتلون سور گوشت شراب کباب میں مشغول ہیں۔ وہ اپنی قوم کے لیڈر و واعظ بنے ہیں۔ لوگوں کو بہکا کر نیچری بناتے ہیں۔ وقت ضرورت کے علماء نیچر جو جمعیت علماء ہیں۔ ان کی طرف لوگوں کو فتوے کیلئے رجوع کراتے ہیں۔ یہ جمعیت جو مقلد نجدی ہیں مسلمانوں بیچارے ایمان والوں کو جو بالکل بھولے بھالے سیدھے سادے ہیں۔ اپنے مکر و فریب میں لا کر دھوکا دیکر حدیث و قرآن جو یہود و نصارٰی کی شان میں ہیں پیغمبروں، صحابوں اولیاؤں سنیوں حنفیوں کی طرف رجوع کر کے شرک و بدعت ٹھیراتے ہیں اور فعل نجدی کو اتباع سنت قرار دیتے ہیں! لہذا تب ہیں یہ حدیث و قرآن پیش کرتے ہیں۔ سورۂ کہف فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا (ترجمہ) پس کہا انہوں نے بناؤ ان کے عمارت پرور دگار انکا خوب جانتا ہے ان کو کہا ان لوگوں نے جو غالب آئے اوپر کام اپنے کے البتہ بناویں گے ہم اوپر ان کے مسجد" یعنے در غار پر کوئی عمارت بنانا چاہئے تفسیر معالم کہا مشرکین نے ہم کوئی مکان بنائیں گے اور مومنوں نے کہا کہ ہم مسجد بنائینگے: یعنے اصحاب کہف کے در غار پر یادگار بنانے کے لئے آپس میں لوگ جھگڑتے تھے جکی خبر اللہ تعالیٰ نے دی۔ اس آیت میں قبوں کے جواز یا ناجواز کا کوئی تذکرہ تک نہیں بلکہ اس آیت شریفہ سے یادگار بنانے کا مسئلہ جواز کا نکلتا ہے۔ جسے علماء سنت والجماعت نے استخراج مسائل مزاراتوں پر قبہ وغیرہ بنانے کا اور اس کے قرب میں مسجد تعمیر کرنیکا فتوے دیا ہے۔ جبتک اس کے مقابل کوئی دلیل قوی نہ ہو کسی طرح اسکی تردید نہیں ہو سکتی وہابیوں نجدیوں اور ان کے ہم خیال معاند ہندوستانیوں جمعیت علماء نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے

وہ اس آیت سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ مفسرین نے اس آیت کے ذیل میں تصریح کردی ہے کہ مسجد باب کہف پر یا کہیں قریب بنائی گئی تھی اور احادیث میں جو چیز روکی گئی ہے وہ نفس قبر کو سجدہ گاہ بنانا ہے قرب وجوار کی ممانعت اس سے ثابت نہیں ہے پس قرآن پاک وہابیوں کی تائید نہیں کرتا۔ بلکہ مخالفت ظاہر کرتا ہے۔ اور جن احادیث سے تعمیر قبۂ شرک و بدعت ٹھیراتے ہیں انہدام قبب میں افعال نجدی کو اتباع سنت قرار دیتے ہیں وہ یہ ہیں :-

(۱) صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنایا۔

(۲) ابو ہیاج اسدی سے روایت ہے کہ مجھ سے علی مرتضٰے کرم اللہ وجہ نے فرمایا کیا میں تجھ اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔ وہ یہ کہ تو کسی تصویر کو بے مٹائے نہ چھوڑے، اور نہ کسی قبر بلند کو بے برابر کئے یہ حدیث شریف مسلم کی ہے۔

(۳) مسلم شریف جندب سے مروی ہے کہا سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ خبردار جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ اپنے انبیاء و صالحین کی قبروں کو مسجد بناتے تھے۔ خبردار تم قبروں کو مسجد نہ بنانا۔ میں تمکو اس سے منع فرماتا ہوں۔

(۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اس میں تصویریں ہیں تو حضورؐ سے یہ ذکر کیا حضورؐ نے فرمایا اون لوگوں کی یہ حالت تھی کہ جب ان میں کوئی مرد صالح انتقال فرماتا۔ اس کی قبر پر مسجد تعمیر کرتے اور اس میں تصویریں بناتے، وہ اللہ کے نزدیک روز قیامت کو بدترین خلق ہیں۔[لہ]

(۵) حضورؐ نے فرمایا الٰہی میری قبر کو بت نہ بنا کہ پوجی جائے۔ اللہ کا غضب اُس قوم پر بہت سخت ہے جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنایا (مشکوٰۃ شریف)

لہ فتح الباری ۲۰ منہ

(۶) ابو داؤد اور ترمذی میں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنیوالی عورتوں اور ان پر مسجدیں بنانے اور چراغ رکھنے والوں پر لعنت فرمائی۔

آن سب حدیثوں میں قبوں کے عدم جواز یا گرادینے کا کوئی تذکرہ تک نہیں ہاں نفس قبر مسجد کا بنانا کہ جس پر لعنت فرمائی، اور ان سب حدیثوں کا مطالب ایک ہیں کہ جو اس کے ترجمہ سے محض اُردو کا جاننے والا بھی صاف طریقے سے اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے بزرگواروں کے قبروں پر مسجد بناتے تھے۔ اور اون میں تصویریں بنا کر سجدہ کرتے تھے مسجد کے معنے عبادتگاہ یعنے نماز و سجدہ ہے۔ کہ جسے منع کیا گیا۔ اور یہود و نصاریٰ کی قبر اونچی ہوتی ہے۔ چاہطرف سے مثل دیوار کے تو اُن قبروں اور مسجدوں اور تصویروں کو حضورؐ نے حضرت شیر خدا کو توڑ کر برابر کردینے کیلئے حکم فرمایا نہ کہ مسلمانوں ایمان والوں کا قبر توڑنے کے لئے فرمایا اُس وقت مسلمان تو وہی جو حضورؐ پر ایمان لائے اور وہ اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔ اور اون کی قبر حضورؐ ہی کے حکم سے بنی۔ پھر کون اصحاب ایسے سرکش تھے کہ حضورؐ کے حکم کے خلاف میں اونچی قبر بنایا کہ جسکو توڑ کر برابر کردینے کیلئے حکم ہوا یہ عقل سے بعید ہے۔ ان سب حدیثوں سے اور مسلمانوں کی قبر سے کوئی تعلق نہیں کوئی مسلمان نہ قبر کو سجدہ کرتا ہے اور نہ اس پر تصویریں رکھتا ہے اور نہ مسجد بناتا ہے اور نہ کوئی ان سب فعلوں کو جائز کہہ سکتا ہے۔ ہاں کفاروں کا قبر کہ جس کا توڑنا جائز ہے جیسا کہ حضورؐ نے فرمایا اور مسلمانوں کی قبر کا بہت بڑا احتیاط چاہیئے جس کے لئے حکم ہے وعن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علےٰ قبور ولا تصلوا الیها رواہ مسلم (ترجمہ) اور روایت ہے ابی مرثد غنوی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو قبروں پر اور نہ نماز پڑھو طرف قبروں کے

وعن سفیان التمار انہ رای قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسنماً رواہ البخاری
ترجمہ) اور روایت ہے سفیان کھجور بیچنے والے سے یہ کہ دیکھی انہوں نے قبر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی بطور کوہان اونٹ کے نقل کی یہ بخاری نے ؛ اور روایت ہے قاسم بن محمد
سے کہ کہا گیا میں حضرت عائشہ رض کے پاس پس کہا میں نے اے ماں میری کھولدو میرے
لئے قبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور دونوں یاروں انکے کی یعنی حضرت ابوبکر رض و
عمر کی پس کھولدیں میرے لئے تینوں قبریں نہ تھیں بہت بلند اور نہ متصل ساتھ زمین کے
یعنے بلکہ بلند بالشت بالشت بھر تھیں بچھی ہوئی تھیں کنکریاں سرخ میدان کی یعنی جو
گرد مدینہ کے ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے) اور مشکوٰۃ شریف میں ہے امام جعفر صادق
بیٹے محمد کے اپنے باپ سے یعنے امام باقر رض سے بطریق ارسال کے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے ڈالیں میت پر تین لپیں ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے اکٹھا کر کے اور تحقیق حضرت
نے چھڑکا پانی اوپر قبر بیٹے اپنے ابراہیم کے اور رکھے قبر پر سنگریزے یعنی نشان کیلئے نقل
کی یہ شرح السنۃ میں اور روایت کی شافعی نے) اور مشکوٰۃ شریف میں روایت ہے مطلب
بن ابی وداعہ سے کہ کہا جبکہ مرے عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ انکا پس دفن کئے گئے
اور حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ لاوے حضرت کے پاس پتھر یعنے بڑا
پتھر تا علامت کیلئے رکھا جاوے پس نہ اٹھا سکا وہ شخص اس پتھر کو پھر کھڑے ہوئے طرف
اس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آستین چڑھائیں دونوں ہاتھوں کی کہا مطلب
راوی نے کہ کہا اس شخص نے کہ خبر دی مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ میں دیکھتا ہوں
طرف سفیدی دونوں ہاتھوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوقت کہ کھولا ان دونوں
کو پھر اٹھایا اسکو پس رکھا اسکو سرہانے قبر عثمان کے اور فرمایا نشان کیا میں نے ساتھ
اسکے اپنی بھائی کی قبر کا اور دفن کرونگا میں پاس ان کے اس شخص کو مریگا اہل میرے
سے روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** عثمان بن مظعون حضرت کے دودھ شریک بھائی
تھے۔ مہاجروں میں مدینہ منورہ کے اول یہی مرے ہیں اور حضرت ابراہیم صاحبزادے
حضرت کے ان کے پاس اول دفن کئے گئے۔ اور قبر پر اس حدیث شریف کے رو سے

نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے بیٹھنا قبر پر اور روندنا اسکو اور مکروہ
ہے سونا نزدیک قبر کے اور اس پر تکیہ کرنا اور اس کے پاس استنجا کرنا نہایت سخت
مکروہ ہے۔ اور مستحب ہے ننگے پاؤں قبروں میں جاوے اور فرمایا وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرۃ
فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس علی قبر رواہ مسلم
(ترجمہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے البتہ یہ کہ بیٹھے ایک تمہارا ایک انگارے پر کہ جلاوے کپڑے اس کے پس
پہونچے انگارا طرف بدن اسکے کے کہ بہتر ہے واسطے اسکے اسے کہ بیٹھ جاوے قبر پر
نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے کوئی شخص آگ پر بیٹھ جائے اور اس کے کپڑے بدن جلیں
وہ سہل ہے قبر پر بیٹھنے سے اور مشکوٰۃ شریف میں روایت ہے عمرو بن حزم سے کہ کہا
دیکھا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کئے ہوئے قبر پر پس فرمایا نہ ایذا دے
صاحب اس قبر کے کو یا فرمایا نہ ایذا دے اسکو روایت کی احمد نے ؛ اور حدیث
شریف حضرت عائشہ صدیقہ رض سے ہے یہ کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ توڑنا
مردے کی ہڈی کا مانند توڑنے زندہ کی ہڈی کے ہے یعنی گناہ میں نقل کی یہ مالک
اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اے مسلمانو! جب عموم قبر کے لئے یہ احتیاط و حکم ہے۔
ان نجدیوں نابکاروں نے سرور عالم نبی محترم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کو صنم اکبر
کہیں اور آپ کے اہل بیت آل اطہار ازواج مطہرات بنات مقدسات رضی اللہ عنہا
و اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مزاراتوں کا منہدم کرنا ان کی قبر پر جوتا
پہنکر چڑھنا۔ قبر کا کھودنا نجاست پاخانہ پیشاب کرنا ان سے تمام حرکت کر قبروں کو بالکل
بے نشان بناد ینا کہ جس کے سننے سے ایمان والوں کے جگر پاش پاش ہیں۔ ان سب
افعال سے اُن کے بغض و عداوت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان خارجیوں کا ظلم
و ایذا اہل قبور کی توہین و بے حرمتی کس حد تک پہونچی ہے اور قبر کا نشان رہنا اور ان
کا مزارات پر جانا قبر کا حد اونچائی کا ہونا یہ سب تو حدیثوں سے ثابت ہیں۔ چنانچہ

قبر کا نشان قائم رکھنا یا سرہانے میں پتھر کھڑا کرنا یا اوس پر نام کھود نا یہ سب جائز ہوا اور
ابتداء اسلام میں حضرتؐ نے عورتوں اور مردوں کو زیارت قبر سے منع فرمایا تھا جب اسلام
دلوں میں مضبوط ہوا تو آپ نے اجازت دی چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ابن مسعودؓ سے
مروی ہے۔ یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا تھا میں نے تمکو زیارت
کرنے قبروں کے سے پس زیارت کرو قبروں کی پس تحقیق زیارت کرنا بے رغبت کرتا ہے
دنیا سے اور یاد دلاتا ہے۔ آخرت کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے) اسی مشکوٰۃ میں روایت ہے محمدؓ
بن نعمان سے کہ پہنچاتے تھے حدیث طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمایا جو کوئی زیارت
کرے اپنے ماں باپ کی یا ایک کی انہیں سے ہر روز جمعہ میں یا ہر ہفتہ میں بخشش کیجاتی ہے
واسطے اسکے اور لکھا جاتا ہے یعنی دیوان اعمال میں نیکی کرنیوالا ساتھ ماں باپ کے روایت
کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں) اسی مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے مروی ہے کہ کہا کسطرح کہوں میں یا رسولؐ اللہ مراد رکھتی تھی اس سوال سے
کیا کہوں میں بیچ زیارت کرنے قبروں کے فرمایا کہہ سلام ہے اوپر صاحب گھروں کے
مومنوں میں سے اور مسلمانوں میں سے اور رحم کرے اللہ ہم سے پہل کرنیوالوں پر اور پیچھے رہنے
والوں پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمہارے البتہ ملنے والے ہیں روایت کی
یہ مسلم نے)۔ اور اسی مشکوٰۃ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ کہا تھی میں داخل ہوتی
اپنے گھر میں کہ اس میں مدفون تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی
مدفون تھے۔ اس حالت میں کہ تحقیق میں رکھتی یعنے ذرا اتارتی بدن سے کپڑا اپنا یعنے چادر
اور کہتی میں یعنے اپنے دلمیں سوا اسکے نہیں شان یہ ہے کہ مدفون ہیں خاوند میرے
یعنے حضرتؐ اور باپ میرے یعنے ابو بکرؓ اور دونوں اجنبی نہیں پس جبکہ دفن کئے گئے
عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ان کے یعنے اس مکان میں پس قسم ہے اللہ کی نہیں داخل ہوئی
میں گھر میں مگر میں باندھے ہوئے ہوتی اپنے پر کپڑے اپنے واسطے حیا کے عمرؓ سے کہ وہ اجنبی
تھے روایت کی یہ احمد نے) **ف** اگر عورتوں کی زیارت منع ہوتی تو حضرت عائشہ صدیقہ
ہرگز زیارت نہ کرتیں۔ اسمیں دلیل ہے اس پر کہ لحاظ میت کا کرے وقت زیارت کے

مانند لحاظ اس کے کہ حالت حیات اس کی اور شرح الصدور میں روایت ہے عقبہ بن عامر
صحابی سے کہا کہ اگر رونمد میں آگ یا پاؤں رکھوں تیزی تلوار کی پر یہانتک کہ کٹ جاوے
پاؤں میرا محبوب تر ہے طرف میرے اسے کہ چلوں میں کسی شخص کی قبر پر اور برابر ہے
میرے نزدیک کہ قبروں میں بول و براز کروں میں یا بازار میں سامنے لوگوں کے کہ لوگ
دیکھتے ہوں) اور ابن ابی الدنیا نے سلیم بن عضیر سے روایت کی ہے کہ وہ گذرے
ایک مقبرے پر اس حال میں کہ ان کو زور کا پیشاب لگا ہوا تھا پس کہا لوگوں نے انکو
کہ اتر کر پیشاب کر لو کہا سبحان اللہ قسم ہے اللہ کی میں حیا کرتا ہوں مردوں سے
جیسا کہ حیا کرتا ہوں زندوں سے) افسوس کہ ان بے حیاؤں مردودوں نجدیوں نے
اون سب مقامات متبرکہ پر پائخانہ پیشاب کی جگہ مقرر کیا اور مشکوٰۃ کے کتاب الجنائز میں
ہے۔ وعن البخاری قال لما مات الحسن بن الحسن بن علی ضربت امراته
القبة علی قبرہ سنة ثم رفعت فسمعت صائحا یقول الاھل وجد واما
فقدوا فاجابه آخر بل یئسوا فانقلبوا۔ (ترجمہ) اور بخاری شریف سے روایت ہے
کہ کہا جب میرے حسن مثنٰی بیٹے حسن بیٹے علی رضی اللہ عنہم کے گذر گیا عورت انکی نے
یعنے فاطمہ بنت حسین علیہم السلام خیمہ انکی قبر پر برس روز پھر اٹھا لیا پھر سنا آواز کرنے
والے کو یعنے ہاتف غیبی کو کہ کہتا ہے خبردار ہو گیا پایا اس چیز کو کہ گم کی تھا یعنے جدا یا
اسکو دوسرے ہاتف غیبی نے بلکہ ناامید ہوئے اور پھر گئے **ف** ہاتف کا پکارنا تسلی اور
صبر کیلئے تھا کہ ایک سال رہیں آخر ناکام واپس ہونا پڑا۔ اسیطرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
زینب بنت جحشؓ کی قبر پر خیمہ لگایا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر قبہ
بنایا اور یہ تینوں روایتیں علامہ عینی شرح صحیح بخاری میں موجود ہے۔ پس ان سب روایتوں
سے قبہ بنانیکا جواز ثابت ہے اگر نا جائز ہوتا تو یہ سب حضرات یہ فعل ہرگز نہ کرتے اسلئے
سلف کے علماء مجتہدین و فقہائے کاملین نے جائز فرمایا۔ چنانچہ امام شعرانی نے میزان
میں کہا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے فرمایا قبر کی بنا اور گچ سے پختہ کرنا جائز ہے۔ اسیطرح
بدایۃ المجتہد میں امام مالک اور شافعی نے قبروں کو گچ کرنا مکروہ جانا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ

نے جائز فرمایا علامہ شامی کی رد المحتار میں جامع الفتاوی سے ہے کہ جب میت مشائخ و علماء سادات سے ہو تو اس کے مزار پر عمارت بنانا مکروہ نہیں اور علامہ طاہر فتنی کی مجمع البحار اور مولٰنا علی قاری نے مرقاۃ میں فرمایا کہ بیشک ائمہ سلف صالحین نے علماء کرام و اولیاء عظام و مشائخ صوفیاں کی مزارات پر عمارت قبہ وغیرہ بنانا جائز و مباح فرمایا کہ لوگ ان کی زیارت سے مشرف ہو کر انہیں عافیت و آرام پائینگے، نورالایمان میں ہے ائمہ سلف نے مزار مشائخ اور علماء مشہورین پر قبہ بنانا مباح فرمایا کہ زائرین کیلئے عافیت و آرام ہو اور مدارج النبوۃ میں علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ارشاد فرماتے ہیں۔

در مطالب المومنین گفتہ است کہ مباح داشتہ اند سلف کہ بنا کردہ شود بر قبر مشائخ و علماء مشہور تا زیارت کنند ایشان را مردم و استراحت یابند دران و بنشینند در سایہ آں و نقل کردہ است آں را از مفاتیح شرح مصابیح و گفتہ است کہ دیدم در بخارا قبور کہ عمارت کردہ شدہ است بر خشت ہائے تراشیدہ و تجویز کردہ آں را اسمٰعیل زاہد کہ از مشاہیر فقہا است (ترجمہ مطالب المومنین میں ہے کہ سلف نے مشائخ و علماء مشہورین کے قبور پر بنا کو مباح رکھا ہے تاکہ لوگ زیارت کریں و آرام پائیں اور اس کے سایہ میں بیٹھیں نقل کیا۔ اس نے مفاتیح شرح مصابیح سے اور کہا کہ میں نے بخارا میں دیکھا کہ اینٹوں کے ساتھ قبروں عمارت کی ہوئی ہیں۔ اسکو اسمٰعیل زاہد نے جو کہ مشاہیر فقہا سے ہے جائز رکھا ہے) اور حضرت سرور عالم نبی محترم صلے اللہ علیہ وسلم کا مزار مبارک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں تعمیر ہوئی۔ نہ کسی اصحاب کرام نے انکار اور نہ کسی نے منع بنا کی حدیث پیش کی حضور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں مدفون ہوئے پہلے وہ حجرہ مطہرہ کھجور کی لکڑیوں کا تھا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے کچی اینٹوں سے تعمیر کی۔ پھر خلیفہ ولید بن عبدالملک کے حکم سے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اسے منقش پتھروں سے بنایا بعدہٗ گنبد خضرا جو اس وقت موجود ہے بعہد دولت قلاؤن صالحی ۶۷۸ھ میں بڑی شان و شکوہ کیساتھ جست کی جالیوں سے تعمیر فرمایا گیا۔ چنانچہ کتاب جذب القلوب میں علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔ چوں دفن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بموجب حکم الٰہی در حجرہ شریفہ شد عائشہ صدیقہ در خانہ خود ساکن مے بود و میان

او و قبر شریف پردہ نبود و در آخر بسبب جرأت و عدم تحاشی مردم اندر آمدن بر قبر شریف و برداشتن خاک ازاں خانہ را دو قسم ساخت دیوارے در میان مسکن خود و قبر شریف کشید و بعد ازاں کہ امیرالمومنین عمر در مسجد زیارت کردہ حجرہ را از خشت خام بنا کردہ تا زمان حدوث عمارت ولید ابن حجرہ ظاہر بود عمر بن عبدالعزیز بحکم ولید ابن عبدالملک آں را ہدم کردہ بحجارہ منقوشہ بنا کردہ و بر ظاہر آں حظیرہ دیگر بنا کردہ و ہیچ کدام ازیں دو را درے نگذاشت از عروہ روایت میکنند کہ وے بعمر بن عبدالعزیز گفت اگر حجرہ شریفہ را بر حال خود گذارند و عمارت گرداگرد آں برآرند احسن باشد) لہٰذا بنا قبہ و عمارت مزارات مقدسہ کا فعل اصحاب کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے۔ حدیث شریف میں حضرتؐ نے فرمایا خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب الحدیث۔ علماء دین فرماتے ہیں کہ پہلا وہ قرن ہے جسمیں رسول کریم حبیب رب العلمین و خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین تھے ۱۲۰ھ تک تھا۔ اور دوسرا قرن وہ ہے جسمیں صحابہ رض و تابعین و تبع تابعین تھے ۲۲۰ھ ہجری تک رہا اور چوتھا قرن ثم یظہر الکذب الحدیث یعنے بعد ایکسو ساٹھ ہجری کے دین میں جھوٹ ظاہر ہونا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ تیسری صدی میں یورش فتنے فساد کے زوروں پر پہونچا اور معتزلہ خوارج روافض و قرامطہ و کرامیہ و زیدیہ و اسمٰعیلیہ و سلیمانیہ و داؤدیہ کے ظاہر ہوئے۔ ہزاروں موضوع حدیثیں بنیں چنانچہ امام بخاریؒ روایت کرتے ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یأتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم یعنے نہیں آویگا تم پر کوئی زمانہ مگر یہ کہ جو اس کے بعد ہوگا اس سے بدتر ہوگا یہانتک کہ تمہاری وفات ہوگی یعنی جو زمانہ رسول اللہ کے زمانہ سے دور تر ہوتا جاتا ہے بدتر ہوتا جاتا ہے پس مسلمانوں کو آگاہ ہو جانا چاہیے اور خیال رکھنا چاہیے۔ کہ امت محمدیہؐ میں سب سے بہتر و افضل اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ اون کے بعد تابعین اور انکے بعد تبع تابعین اس تین قرن کو حضرتؐ نے خیر القرون فرمایا۔ یعنے ان کے قول فعل دین اسلام کے اندر مسئلے فتوے قابل اعتبار اور ماننے اور عمل کرنے کے ہیں اور چوتھے قرن میں حضورؐ نے فتنہ فساد یعنے دین میں جھوٹ

کا ہونا بیان فرمایا ۔ اب جاننا چاہیئے کہ اول محمد بن عبدالوہاب نجدی ملعون دوم قرن الشیطان کے
ابن سعود نجدی مردود بارہ سو برس کے بعد نو ایجاد مذہب جاری کیا ۔ انکے قول سے خیر القرون کے
بزرگان دین و علماء مجتہدین و اولیاء کاملین و اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین بلکہ سرور دو عالم
شفیع المذنبین یہاں تک پیشقدمی کہ خالق المتین رب العلمین مالک یوم الدین بھی کوئی
شرک و بدعت و کفر سے نہیں بچتے ۔ ایسے بدمذہب بد دین پر اللہ و رسول کی لعنت ہمیشہ کا
ہے ۔ مسلمانوں کو اللہ انکی بدبو دار ہوا سے بچاوے پہلے یہ لوگ اماموں کے قول کو رد و بدل کرکے
اہلحدیث بنتے ہیں پھر اہلقرآن پھر جب یہاں بھی کوئی ٹھہراؤ کی صورت نہیں تو خاصے نیچر
بن جاتے ہیں ۔ ابن تیمیہ کے مقلد ہو جاتے ہیں ۔ عقیدہ ایمان کی پابندی سے انکو کوئی علاقہ
ہے ۔ بلکہ نہیں جنت و جنہم کی پروا ہے نہیں بے خوف و خطر شیطانی کٹ حجت تقریر و حجت
کرکے لوگوں کو ورغلاتے بہکاتے پھرتے ہیں مسلمانوں کو انکی دجالوں کے ذریات سے بہت
دور رہنا چاہیئے ۔ اور جو علماء مجتہدین و بزرگان دین خیر القرون کے فرما گئے اور دین اسلام
کے اندر جو چیز قائم کر گئے وہ مرضی رسول کریم بفضل رب رحیم ہے ۔ اسپر اجماع امت کا
اتفاق و عمل تیرہ سو برس سے چلا آتا ہے ۔ حضور نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو مسلمانوں کی جماعت
سے نکلا وہ جہنم میں جا پڑا ۔ اس اجماع کا بیان بہت مشرح بدلائل حدیث و قرآن کتاب
نور العرفان فی حرز الایمان جلد اول اس فقیر کی تصنیف کردہ میں موجود ہے ملاحظہ فرمائیں
مسلمانوں کو بغیر سمجھے ہوئے حدیثوں پر عمل کرنا نہیں چاہیئے ۔ اگر حدیث و قرآن پر عمل کرنا آسان
ہوتا تو اماموں کی تقلید کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر مثل اندھے وہابی کے حدیثوں پر عمل کرنا
مان لیا جائے تو بیت اللہ شریف اور سارے جہان کی مسجدیں و عمارتیں و محل و مکانات کی شرک و
بدعت ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہیگا اور وہابیوں نجدیوں کے قول کے مطابق
سب مسجدوں کو توڑ پھوڑ کر زمین کے برابر کرنا پڑیگا ۔ چنانچہ حدیث شریف ملاحظہ ہو مشکوٰۃ شریف
کے کتاب الصلوٰۃ کے باب المساجد میں ہے ۔ وعن ابن عباس رضی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشئید المساجد قال ابن عباس رضی لتزخرفنها کما
زخرفت الیهود والنصاری (رواہ ابوداؤد) (ترجمہ) اور روایت ہے ابن عباس رضی

سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حکم کیا گیا میں ساتھ بلند کرنے اور زینت اور گچ
چونا اور گچ کرنے مسجدوں کے) تشئید کی معنے مساجد کا رفع اور اسکی بنا بلند کرنا زینت چونا اور
گچ کرنا کہ یہ سب لازم ہیں) ابن عباس نے فرمایا کہ البتہ زینت کروگے انکی جیسی کہ زینت کی یہود و
نصاریٰ نے روایت کی یہ ابوداؤد نے) اور مسجد نبوی حضرت کے زمانے میں اینٹوں کی اور کھجور کی
ٹہنیوں کی تھی ۔ اور ستون کھجور کی لکڑی کے تھے ۔ پھر حضرت عمر نے اسی طرح بنائی اور فرمایا کہ لوگوں
کو بارش سے چھپاتا ہوں سرخ یا زرد کرنے سے بچاؤ تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالدیگا اسکو بخاری نے
روایت کی ۔ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامتوں
قیامت کی سے یہ ہے کہ فخر کرینگے لوگ مسجدوں میں روایت کی ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور
ابن ماجہ نے) **ف** یعنے بڑی بڑی مسجدیں بنا دینگے اور آراستہ کرینگے انکو بطریق فخر اور
ریا کے تاکہ لوگ انکی تعریف کریں اور حضرت عبداللہ بن عمر کی حدیث شریف ہے آپنے فرمایا کہ
بلند مسجدیں نماز پڑھنے سے ہم منع کئے گئے ہیں اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں گئے
جو کہ مزخرف یعنے مزین و آراستہ تھی ۔ فرمایا خدا تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے یہ کام
کیا اور یہ دونوں روایتیں ملا علی قاری نے مرقات میں فرمائیں اور ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ
بن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں دیکھتا ہوں تمکو کہ تم میرے
بعد اپنی مسجدوں کو بلند کروگے جیسے کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے کلیسا اور گرجا کو بلند کیا اور عمر
بن الخطاب سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی قوم کا عمل برا نہیں
ہوا مگر کہ اس نے اپنی مسجدوں کو مزخرف کیا یعنے مزین اور آراستہ کیا) اور حضور نے یہ بھی فرمایا ہے
کہ مسجدیں منڈی بناؤ اسمیں کنگرے اور منارے نہ ہوں ۔ اب بتاؤ کہ ان سب حدیثوں کے خلاف میں
تمام روئے زمین کی مسجدیں بنی ہوئی ہیں تو کیا تمام روئے زمین کی مسجدیں مسمار کر دیجائینگی
اور اسکا توڑنا جائز ہوگا ہرگز نہیں بلکہ تمامی علماء اہلسنت والجماعت نے پختہ چونا اور گچ وغیرہ
بنانیکے جواز کا فتویٰ دیا ہے ۔ اور کہا ہے کہ لوگ گھروں کو بلند اور مزین اور معلیٰ کرتے ہیں اور
اگر ہم مسجدوں کو ساتھ لکڑی اور مٹی کے بنا دیں تو عوام کی نظروں میں حقیر اور ذلیل معلوم ہو ۔
اسلئے زمانہ کے تغیر سے احکام بھی بدلجاتے ہیں ۔ چنانچہ حضرت کے زمانہ شرع اسلام میں بہت سے

اصحاب رضی اللہ عنہم بھی شراب پیتے تھے تو یہ آیت شریف نازل ہوئی لا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سکارٰی یعنے جب تم نشہ میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔ اور جب اسلام مکمل ہوا تو یہ آیت شریف نازل ہوئی یاایہا الذین آمنوا انما الخمر الخ یعنے اے ایمان والو نہیں ہے نشہ یعنے نشہ بالکل قطعی حرام کردیا گیا ہے عجب کیا ہے کہ نجدی ملعون اول آیت کے رو سے شراب پینے کے جواز کا فتوے جاری کرے اسیطرح عورتوں مردوں کیلئے زیارت قبور کی ممانعت تھی بعدہٗ اجازت دیگئی۔ اسیطرح اختلافات وجوہات احکام میں بہت ہیں سوا علماء مجتہدین کے قرآن وحدیث پر عمل نہیں کرسکتا جو انہوں نے استخراج مسائل کئے ہیں اسپر عمل کرنا چاہیے وہابیوں نجدیوں غیر مقلدوں کے بہکانے اور قرآن وحدیث دکھلانے پر مسلمانوں کو عمل کرنا نہیں چاہیئے۔ یہ ایسے نجس ناپاک ہیں۔ کہ ایک روز یہ بیت اللہ شریف کو بھی مسمار کرینگے جیسا کہ حضرت نے فرمایا ہے یعنے بیت اللہ شریف کو اہل قبلہ ہی حلال کرینگے یعنے کلمہ گو۔ اور جب حلال کرینگے اس وقت نہ پوچھو عرب کی ہلاکت سے پھر حبشی آدینگے اور اسکو ایسا خراب کرینگے کہ اسکے بعد وہ تعمیر بھی نہ ہوگی (رواہ مسند احمد) پس مسلمانوں کو مختصر سمجھ لینا چاہیے کہ جو زمانہ خیر القرون میں اصحابہ اور اماموں مجتہدوں تابعینوں اور تبع تابعینوں نے دین اسلام میں جواز و ناجواز کا حکم دیدیئے جنکی اتباع سب مسلمانوں کیلئے واجب ہے انکے خلاف میں گمراہی ہے جسکی خبر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پہلے ہی فرما گئے لہٰذا قبروں کا پختہ کرنا اور اسپر قبہ وغیرہ کا بنانا نشان کیلئے پتھروں کا رکھنا اسپر نام وغیرہ کا کھودنا اصحاب رضی اللہ عنہم اور زمانہ تابعینوں خیر القرون سے دلائل ثابت ہیں جو اوپر بیان ہوا مقامات متبرکہ کا بلند ہونا اسپر قبہ وغیرہ کا بنانا باعث رعب ودبدبہ شوکت اسلام ہے۔ بہت سی چیزیں جو کہ وجوہات سے یقین بسبب تغیر زمان کے مستحسن ہوئے جن چیزوں کی ایجاد کرنے میں دین و اسلام کی بہتری کی صورت ہو وہ اللہ اور رسول کے نزدیک مقبول ہے۔ اور جن چیزوں سے حقارت پائی جائے وہ اللہ اور رسولؐ کے نزدیک مردود ہے قبہ وغیرہ مقامات متبرکہ کے منہدم ہونے سے کفاران یہود و نصاریٰ مشرک و ہنود سب مسلمانوں سے ہنسی مذاق کرتے ہیں کہ تم لوگ روزہ نماز اور مسجد مسجد کا کیا ڈھوتے پھرتے ہو تمہارا

تو دین و اسلام سب مٹادیئے گئے۔ اور عوام مسلمانوں کے دل میں جو عظمت تھی وہ بھی جاتی رہی توہین اہل قبور کے علاوہ دین و اسلام کی حقارت اور سخت توہین و بے حرمتی ہوگئی اور یہ وہابی ناکارہ بیہودہ غیر مقلد نجدی سمجھتے ہیں کہ یہ سب شرک و بدعت مٹائی گئی ان کے نزدیک تقلید ائمہ شرک و بدعت ہے۔ اور جملہ مسائل تقلید کے اندر ہے تو گویا سنت والجماعت کے جس قدر مسائل ہیں وہ سب شرک و بدعت ہیں روزہ و نماز طہارت اور ہر احکام میں۔ یہ رخنہ اندازی فتنہ فساد ڈالتے ہیں۔ یہاں تک کہ کلمہ لا الہ الا اللہ میں محمد رسول اللہ ملانا بھی شرک ہے پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسے بے دین نیچریوں وہابیوں نجدیوں ملحدوں منافقوں دجال کے ذریاتوں کے اجماع واتفاق سے بہت پرہیز کرنا چاہیئے انکے مکر وجال میں نہیں پھنسنا چاہیے۔ ان کے قرآن و حدیث مسئلہ فتوے نہیں سننا چاہیئے۔ ان کو اپنے سے دور ہٹانا چاہیئے۔ ان کے ساتھ شادی بیاہ کھانا پینا آمدورفت جمعہ جماعت سلام پیام سب ترک کرنا چاہیئے یہ بہت بڑے خبیث مجسم شیطان سانپ بچھو سے بھی زیادہ تر زہریلے ہیں مثنوی شریف میں مولنٰنا ارشاد فرماتے ہیں ؎

دور شو از اختلاط یار بد
یارِ بد بدتر بود از مارِ بد
مارِ بد تنہا ہمیں برجاں زند
یار بد برجان و بر ایمان زند
ہیں از و بگریز چوں آہو ز شیر
سوئے او مشتاب اے دانا دلیر

قال اللہ تعالیٰ سورہ انعام رکوع ۲۰ میں ارشاد ہے۔ ان الذین فرقوا دینہم الخ (ترجمہ) بیشک جن لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو اور ہوگئے وہ گروہ گروہ نہیں ہے۔ تو ان میں بیچ کسی چیز کے سوا

اس کے نہیں کہ حکم انکا طرف اللہ کے ہے۔ یہ خبر دیگا ان کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے کرتے) اور حضرت سرورِ عالم نبی محترم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے علیحدہ رہنے کی سخت تاکید فرمائی ہے (مسلم شریف) حضرت ابوہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے ان سے الگ رہو اور انہیں اپنے کو دُور رکھو وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں ڈال نہ دیں (ابوداؤد) حضرت صلعم نے فرمایا کہ مریض ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو اور مرجائیں تو ان کی جنازہ پر حاضر نہ ہو۔ ایضاً دوسری حدیث ان کے ساتھ مجالست نہ کرو اور سلام وکلام سے منع فرمایا۔ بروایت انس رضہ فرمایا حضرت سرورِ عالم نے ان کے پاس نہ بیٹھو ساتھ پانی نہ پیو ساتھ کھانا نہ کھاؤ شادی بیاہت نہ کرو۔ ایضاً ان کی جنازے کی نماز نہ پڑھو انکے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ غرضیکہ سینکڑوں دلیلیں قرآن وحدیث کی موجود ہیں بسبب طوالت مختصر بطور آگاہی مسلمانوں کے گوشگذار کیا جاتا ہے کہ ان ناپاکوں ملعون اللہ ورسول کے دشمنوں کو جنکی خبر رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہ سو برس پیشتر آمد آمد کی خبر دی ہے۔ جو حدیث اوپر میں گذری کہ نجد میں زلزلے اور فتنے ہونگے۔ اور اس میں نکلینگے گروہ شیطان کے یہ حضرت کا معجزہ ظاہر ہُوا۔ اور نجدیوں کی شیطنت فتنہ وفساد کا سارے جہان پر اب پوشیدہ نہ رہا کیا اب بھی کوئی شک ان کی گمراہی میں باقی ہے۔ ہرگز نہیں الّا بد مذہب کہ وہ خود گمراہ اسکے پیرو کار ہیں حضور نے فرمایا حدیث شریف یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان یعنے وہ جنگ کریں گے مسلمانوں کے ساتھ اور چھوڑ دینگے بت پرستی کو (دیکھو کتاب فتح الباری) پس ایمان والوں کو چاہیئے کہ جو ہندوستان کے اندر نجدی عقائد رکھنے والے اور اس کی صفت کرنیوالے ہیں ان سے پرہیز کریں۔ اور اس کے قریب نہ جائیں۔ ان بدمذہبوں کا خلاصہ بیان یہ کتاب نور العرفان فی حرز الایمان حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔ مسلمانوں ایمان والوں کو بہت ہوشیار رہنا

چاہیئے۔ یہ زمانہ بہت گھبرائے فتن کا سر پر ایمان والوں کے آن پہنچا ہے۔ اس امتحان وآزمائش میں ٹھیرنا مشکل ہے۔ الّا بفضلِ الٰہی مخبر صادق نے فرمایا ہے مشکوٰۃ کی کتاب الفتن میں بروائیت حذیفہ رضہ کہ کہا تھے لوگ یعنے اکثر انکے کہ پوچھتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے خیر سے اور تھا میں پوچھتا حضرت سے حال شر کا یعنے گناہ کا یا فتنے کا کہ متردد ہوتا ہے وسعت رزق پر واسطے خوف اس بات کے کہ پہنچ جائے مجھکو کہا حذیفہ رضہ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو پس کیا پیچھے اس خیر کے کچھ شر ہونے والا ہے۔ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ ہاں ہوگا بعد اس خیر کے کہ شر کہا میں نے اور کیا پیچھے اس شر کے خیر ہوگی کہ پھر امر دین کا رواج پاوے فرمایا ہاں بعد اس شر کے خیر ہوگی اور اس خیر میں کہ بعد شر کے آویگی کدورت ہوگی۔ کہا میں نے اور کیا ہوگی کدورت وتاریکی اس خیر کی فرمایا کہ کدورت کہ کہی میں نے کنایہ ہے۔ ایسی قوم کے پیدا ہونے سے کہ راہ وروش اختیار کرینگے غیر راہ وروش میری کے اور راہ بتاوینگے لوگوں کو غیر راہ میری کے اور پکڑینگے سیرت غیر سیرت میری کے پہچانیگا تو ان سے کار وبار دین کے اور نہیں پہچانیگا تو کہا میں نے اور آیا ہے بعد اس خیر کے شر فرمایا ہاں بہلانیوالے ہونگے لوگوں کو اوپر دروازوں دوزخ کے کھڑے یعنے بلاوینگے لوگوں کو طرف گمراہی کے اور روکینگے اون ہدایت سے طرح بطرح کے فریبوں کے کہ جسکا ٹھکانا جہنم ہے۔ ترجمہ جو شخص کہ قبول کرکے بات بہلانیوالوں کی اور جاوے طرف جہنم کے یعنی طرف گمراہی کے کہ پہونچانیوالی ہے طرف جہنم کے ڈالیں گے وہ انکو اسمیں کہا میں نے بیان کیجئے احوال انکا ہم سے یعنی کیا وہ ہم میں ہونگے یا غیر ہیں فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہماری سے یا ابناء جنس ہماری سے یا اہل بیت ہمارے سے اور کلام کریں گے ساتھ زبانوں ہماری کے یعنے قرآن وحدیث سے کہا میں نے پس کیا فرماتے ہو مجھکو یعنی کیا کروں ان سے اگر پاوے مجھکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت

مسلمین کہ کتاب وسنت کے حکم پر ہوں اور امام ان کے کو یعنے اہل سُنّت کے
طریق پر رہنا اور رعایت اور متابعت امام کی لکڑنا کہا مَیں نے پس اگر نہ ہو وں مسلمانوں
کی جماعت اور نہ امام تو اس صورت میں کیا کروں فرمایا پس الگ ہو تو ان سب
فرقوں سے اگرچہ ہو الگ ہونا ساتھ لازم پکڑنے جڑ درخت کے اور پناہ ہو ند ڈھونڈنے
کے ساتھ اس کے جنگل میں اور ساتھ اُٹھانے شدائد اور مشقتوں کے اور
چابنے کے گھانس اور لکڑی کے اور قناعت کرنے کے ساتھ اس گھانس کے
جنگل میں یہانتک کہ پاوے اور پہونچے تجھکو موت حالانکہ ہوئے تو اوپر حالت
بجسٹی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے) اور مشکوٰۃ کے کتاب الفتن میں حضرت
ثوبان رض سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جبوقت
کہ رکھی جاویگی تلوار میری امت میں یعنے بعضوں میں قتل وقتال شروع ہوگا
نہیں اوٹھائی جاویگی تلوار قتل سے قیامت تک اور نہیں قائم ہوگی قیامت
یہانتک کہ ملینگے کتنے ایک قبیلہ میری اُمّت میں سے ساتھ مشرکوں کے
اور نہیں قیامت قایم ہوگی یہانتک کہ پوجیں گے کتنے ایک قبیلہ میری
اُمّت میں سے بتوں کو. اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہونگی میری اُمّت میں جھوٹے
یعنے بیچ دعوٰی کرنے نبوت کے وہ تیس ہونگے سب گمان کرینگے کہ وہ پیغمبر خدا
کے ہیں ۔ حالانکہ مَیں خاتم النبیین ہُوں نہیں کوئی نبی پیچھے میرے اور ہمیشہ ایک
جماعت امت میری سے ثابت رہیگی حق پر یعنے علماء اور صلحا اور غالب دشمنان پر
پر نہیں ضرر پہونچا سکیگا اون کو وہ شخص کہ مخالف کرے اُنکی یعنے بسبب ثابت
ہوتے ان کے کہ اپنے دین پر یہانتک کہ آوے حکم خدا کا نقل کی یہ ابو داؤد
اور ترمذی نے) اور دوسری حدیث شریف کتاب جامع الزواید باب ماجاء
فی الکذابین میں بروایت عن عبد اللہ بن عمر رض روی الطبرانی انہ
قال و اللہ لقد سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم یقول
لیکونن بین یدی الساعۃ الدجال وبین یدی الدجال کذابون ثلثون

او اکثر قلنا ما آیاتھم قال اَنْ یاتوکم بسنّۃٍ لم تکونوا علیہا لیغیّر
بہا سنتکم ودینکم فاذا رایتموھم فاجتنبوالھم وعادوھم۔
(ترجمہ) طبرانی نے روایت کی ہے عبداللہ بن عمر رض سے کہ کہا انہوں نے
قسم خدا کی ہے کہ بیشک مَیں نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے کہ بیشک پیدا ہوگا نزدیک قیامت کے دجال اور پہلے اس کے ایک
قوم جھوٹی تیس بلکہ زیادہ پر ہم صحابیوں نے حضرتؐ سے پوچھا کہ ان گروہ کی
کیا علامتیں ہیں. تب فرمایا حضرتؐ نے کہ سکھاوینگے وے قوم کذاب تم سب کو
ایک سنت کہ تم سب اس سنت کو عمل نہیں کرتے تھے یعنے ایک بات نئی کو
سنت کہکر تم کو بتلاویں گے یا حقیقت میں سنت ہا لیکن تم اسکو نہیں کرتے تھے
بلکہ دوسری سنت کو عمل کرتے تھے تو وہ قوم کذاب اس نئی سنت کو تم کو سکھاوینگے
تاکہ جس سنت کو تم عمل کرتے تھے اسکو تغیر اور تبدل کریں اور تمہارے مذہب
کو بھی تبدیل اور تغیر کردویں پس جب تم ان قوم کذاب کو دیکھو تب
ان سے کنارہ کرو. دُور رہو اور ان گروہ کو دین کا دشمن جانو اور ان سے
دشمنی رکھو ۔ اور مشکوٰۃ شریف کے باب الاعتصام میں ہے. عن ابی ھریرۃ رض
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یکون فی اٰخر الزمان دجالون
کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباءکم
فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلم. (ترجمہ)
روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہونگے
آخر زمانے میں فریب دینے والے جھوٹے لاوینگے تمہارے پاس حدیثیں کہ
نہیں سنیں تم نے اور نہ باپوں تمہارے نے پس بچو ان سے اور بچاؤ انکو
آپ سے نہ گمراہ کریں وہ تمکو اور نہ فتنے میں لیں تم کو روایت کی یہ مسلم نے)
ف (دجال کے معنے بڑا فریب دینے والا اور بڑا جھوٹ بولنے والا) اور
مشکوٰۃ کے باب اشراط الساعۃ میں ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ فرمایا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت ٹھہرائی جاویگی غنیمتیں دولت اور جب ٹھیرائی جاویگی امانت کو غنیمت اور ٹھیرائی جاویگی زکوٰۃ تاوان اور سیکھاتہ جاوے علم دین کے واسطے اور فرمانبرداری کرے مرد اپنی بیوی کی اور خلاف کریگا. بلاوجہ شرعی اپنی ماں کی اور محبت رکھے اپنے دوست اور دور رکھے اپنے باپ کو اور بلند ہوں آوازیں اور بیہودہ باتیں مسجدوں میں اور سردار ہو اپنے گروہ کا وہ شخص جو اُن میں فاسق یعنے بدکار ہو اور کارباری اور معتمد بنے اپنی قوم کا کہ لوگ سب اپنے کاموں میں اس کیطرف حاجت سے جاویں جو اُن میں کمینہ ہو اور تعظیم کیا جاویگا مرد اُس کی برائی کے ڈر سے اور علانیہ پڑی پھریں لوگوں میں گانے والی عورتیں اور ظاہر ہونگے باجے آلات گانے کے اور پی جاوینگی شرابیں اور لعنت کریں گے اور بُرا کہیں گے پچھلے لوگ اس اُمت کے اگلے لوگوں کو پس منتظر رہو جب یہ باتیں ظاہر ہوں سُرخ ہوا کے اور زمین میں زلزلہ ہو نیکے اور اس کے دھس جانیکے اور آدمیوں کی صورت بدل جانے کے اور پتھر برسنے کے اور منتظر رہو اور نشانیوں قرب قیامت کے کہ پے درپے ظاہر ہونگے مانند لڑی جواہر کے کہ ٹوٹ جاوے ڈورا اسکا پس گذرنے لگیں پیہم دانے اسکے نقل کی اسکو ترمذی نے) اور مشکوٰۃ کی کتاب العلم میں حضرت علی کرم اللہ وجہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ آویگا آدمیوں پر ایک زمانہ کہ باقی نہ رہیگا اسلام سے مگر نام اس کا اور باقی نہیں رہیگا قرآن سے مگر رسم اسکی اور مسجدیں ان کی ظاہر میں آباد ہونگی لیکن ویران ہونگی ہدایت سے عالم سب ان کے بدتر ہونگے ان سے جو آسمان کے نیچے ہیں فتنہ دین کا ان سے نکلیگا. اور پھر انہیں کیطرف پھریگا روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے. حدیث شریف وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم من سئل عن علم علمه ثم كتمه

الجم يوم القيمة بلجام من نار رواه احمد وابوداؤد والترمذي وابن ماجة (ترجمہ) اور روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پوچھا گیا بات علم کی کہ جانتا ہے اسکو پھر چھپایا اس کو دیا جاویگا دن قیامت کے لگام آگ کی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے انس رضہ سے حدیث مشکوٰۃ شریف وعن کعب بن مالك قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم من طلب العلم ليجاري به العلماء اوليماري به السفهاء او يصرف به وجوه الناس اليه ادخله الله النار رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن ابن عمر (ترجمہ) اور روایت ہے کعب بن مالک رضہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو اس واسطے کہ فخر کرے بسبب اس کے علماء سے یا جھگڑے بسبب اسکے بیوقوفوں سے یا پھیرے بسبب اس کے مُنہ آدمیوں کیطرف اپنے داخل کریگا اسکو اللہ آگ میں روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر رضہ سے: اسی مشکوٰۃ کے کتاب العلم میں ہے. وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم من تعلم علما مما يبتغى به وجه الله لا يتعلمه الا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة يوم القيمة يعني ريحها رواه احمد وابوداؤد وابن ماجه اور روایت ہے ابی ہریرۃ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکھے علم کو اس طرح کا علم کہ طلب کی جاتی ہے ساتھ اس کے رضا اللہ کی نہیں سیکھتا اسکو مگر اسواسطے کہ پہونچے بسبب اسکے متاع دنیا کو نپاویگا عرف بہشت کی دن قیامت کے یعنے بو اسکی روایت کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور اسی مشکوٰۃ میں ہے. وعن انس قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم طلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمة وواضع العلم عند غير اهله كمقلد الخنازير الجوهر واللؤلؤ والذهب رواه ابن ماجه یعنے روایت ہے انس رضہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا علم کا

فرض ہے اور ہر مرد و عورت مسلمان کے اور سکھانا علم نا اہل کو مانند پہنانیوا سور کے ہے جواہر اور موتیوں اور سونیکا روایت کی یہ ابن ماجہ نے۔ پس خلاصہ یہ کہ سب بدمذہب وہابی غیر مقلد رافضی خارجی معتزلی ندوی نجدی نیچری چکڑالوی اسکے علاوہ جو سنت والجماعت سے علیحدہ ہوئے وہ سب بدعتی جہنمی منافق ہیں اور یہ سب گروہ سور کتے سے بدتر ہیں انکے لئے عذاب دردناک ہے چنانچہ ارشاد جناب باری سورہ النساء رکوع ۲۰ میں ہے۔ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا ۙ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا (ترجمہ) ان منافقین کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو جو مومنین کے سوا کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں کیا وہ ان کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں حالانکہ تمام تر عزت خدا کیلئے ہے **ف** پس یہ جتنے بدمذہب وہابی غیر مقلد نیچری ندوی نجدی خلافت کمیٹی احرار تحریک جمعیۃ علماء اپنی عزت مال و دولت جاہ وحشمت کے لئے ہندوؤں بت پرستوں کو اپنا بھائی بناتے ہیں۔ اور بیچارے مسلمانوں سنیوں سے جھگڑا لگا کر چندہ مٹھیا کا روزگار کھڑا کرتے ہیں۔ اور اپنا کیسہ بھر کر نجدیوں کے پاس بھیجتے ہیں اور لوگوں پر اعتبار جمانے کیلئے نجدیوں سے مطالبہ طلب کرتے ہیں مسلمانوں کو بہت ہوشیار ہو جانا چاہیئے انکے قول فعل کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہ منافق ہیں چند روز کی زندگی ہے جو چاہیں کرلیں اللہ عزوجل ان کے لئے سخت و شدید عذاب نار جہنم کی خبریں سنا رہا ہے۔ سورۃ النساء رکوع ۲۱۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (ترجمہ) یعنے نار جہنم کے نیچے کے طبقے میں منافقین داخل کئے جائینگے جو نہایت سخت عذاب کی جگہ ہے) مسلمانوں ایمان والوں سنیوں حنفیوں مقلدوں مقبولوں کو اللہ تعالےٰ اپنے حبیب کے طفیل میں بدمذہبوں منافقوں کی صحبت سے بچائے اور راہ صراط المستقیم پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر کرے

آمین ثم آمین